مُسلسل اشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۷ جلد: ۲۱ رجب المرجب ۱۴۳۸ اپریل 2017

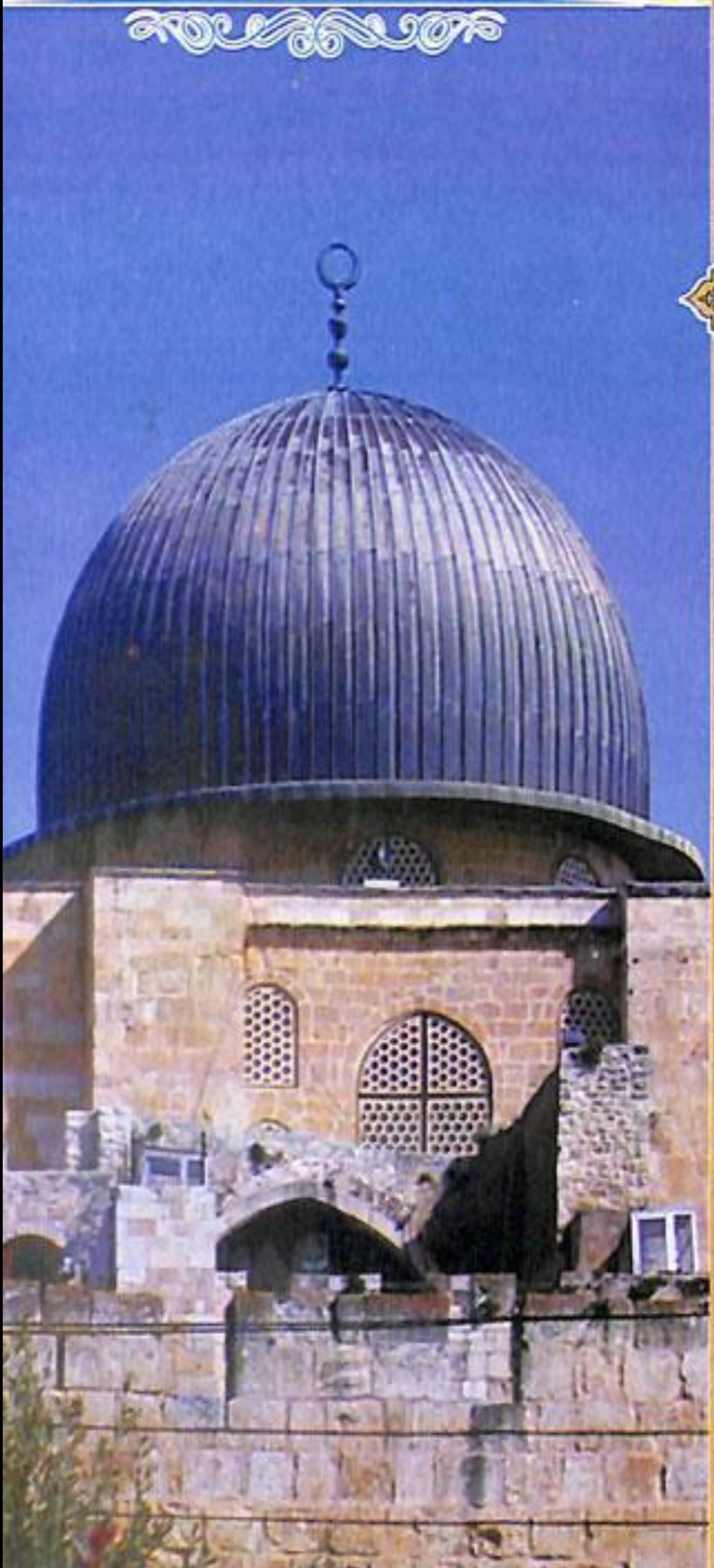

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

## پروانۂ ختمِ نبوت کی ایمان افروز داستان

## آخرت کی کہانی... انسان کی زبانی

## سری لنکا میں تحفظِ ختمِ نبوت پر بیداری

## آل پارٹیز تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس اسلام آباد کا انعقاد و اعلامیہ

## مولانا محمد علیؒ صدیقی کی رحلت

## حاجی کلیم اللہ کی شہادت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

# ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ : ۷ جلد : ۲۱


## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ


بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون


## مجلس منتظمہ

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا عبدالرشید غازی | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا غلام حسین | مولانا محمد علی صدیقی |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد حسین ناصر |
| مولانا غلام مصطفیٰ | غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ |
| چوہدری محمد اقبال | مولانا محمد قاسم رحمانی |
| مولانا عبدالرزاق | |


ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان



رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد کا انعقاد و اعلامیہ | مولانا اللہ وسایا | 03 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کے نبوی ﷺ اشارات | مولانا زین العابدین | 10 |
| اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:23) | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 12 |
| پروانہ ختم نبوت کی ایمان افروز داستان | مفتی محمد عمر فاروق | 16 |
| آخرت کی کہانی...... انسان کی زبانی (قسط نمبر:1) | مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ | 18 |
| تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:12) | ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری | 20 |
| عجیب وغریب | حافظ عتیق الرحمٰن | 23 |


## شخصیات


| | | |
|---|---|---|
| مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی چل دیئے | مولانا اللہ وسایا | 26 |
| سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ | // // | 29 |
| مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت | // // | 32 |
| حاجی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت | // // | 34 |
| جناب حاجی بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال | حافظ محمد انس | 36 |


## رد قادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| نبی معصوم ہوتا ہے یا گنہگار؟ | عزیز الرحمٰن سنجرانی | 37 |
| سری لنکا میں تحفظ ختم نبوت پر بیداری | مولانا شاہ عالم گورکھپوری | 39 |
| سیدنا مہدی وسیدنا مسیح علیہ السلام کی منقبت | سید امین علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ | 42 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ | تلخیص: مولانا فقیر اللہ اختر | 43 |
| تبصرۂ کتب | ادارہ | 46 |
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 48 |
| قنوت نازلہ اور اس کا طریقہ | مولانا محمد وسیم اسلم | 56 |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمتہ الیوم

# آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد کا انعقاد و اعلامیہ!

۱...... دسمبر کے اواخر میں اعلان ہوا کہ: میاں نواز شریف وزیراعظم پاکستان نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ملحق سائنسی ادارہ فزکس کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھ دیا ہے۔

۲...... اس دوران معلوم ہوا کہ حکومت پنجاب کا محکمہ تعلیم بھٹو دور میں قومیائے گئے تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کررہا ہے۔

۳...... دریں اثناء دوالمیال ضلع چکوال میں ۱۲؍ربیع الاوّل کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کی جس سے چار مسلمان زخمی اور ایک شہید ہوگیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ملتان میں اجلاس ہوا جس میں ان امور پر غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ تمام جماعتوں اور چاروں مسالک کی قیادت کے سامنے یہ مسئلہ رکھا جائے اور باہمی مشاورت سے قدم اٹھایا جائے۔ چنانچہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور فقیر راقم نے اس سلسلہ میں قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کے ذمہ داران سے اصلاح احوال کے لئے کہتے ہیں۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی، پروفیسر ساجد میر، محترم جناب سراج الحق، محترم جناب لیاقت بلوچ اور سید کفیل احمد شاہ بخاری سے بھی مشاورت ہوئی۔ ان امور پر قوم کی آگاہی کے لئے ۱۲؍جنوری ۲۰۱۷ء کو ڈریم لینڈ ہوٹل اسلام آباد میں تاجر حضرات اور علماء کرام کا ایک اجلاس رکھا۔ لال مسجد میں جمعہ پر اجتماع میں بھی ان مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔

۴...... اس دوران مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اطلاع دی کہ ۱۲؍جنوری ۲۰۱۷ء کو ایک قومی اخبار میں جاوید اختر بھارہ کہو (جو اپنے کو سلسلہ قادریہ چشتیہ سے منسوب کرتے ہیں) کا اشتہار شائع ہوا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون کو تبدیل کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام کارروائی این۔جی۔اوز کی تھی۔ ان صاحب کا تو صرف نام استعمال ہوا۔

۵...... اگلے روز ۱۳؍جنوری کو ایک قومی اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ جناب فرحت اللہ بابر سابق وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ سینٹ آف پاکستان کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے اجلاس میں توہین رسالت قانون پر غور کرکے اس کی سزا میں کمی اور مقدمہ کے اندراج کے طریقۂ کار میں تبدیلی لائی جائے گی۔

تواتر سے جب یہ اطلاعات موصول ہوئیں تو ماتھا ٹھنکا کہ کوئی گہری چال ہے۔ جس سے بیک وقت گھیراڈالا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائیں۔

۱۴،۱۵رجنوری ۲۰۱۷ءکو اسلام آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس تھا۔ متذکرہ اشتہار اور فرحت اللہ بابر کے بیانات کا عکس موبائل کے ذریعہ حضرت قائد جمعیۃ کو ارسال کیا گیا۔ حضرت مولانا امجد خان سے (جو شریک اجلاس تھے) اجلاس کے دوران بات ہوئی۔ جناب عبدالرحمٰن نے بھی سلسلہ جنبانی کی۔ جمعیۃ کی شوریٰ میں یہ امر زیر بحث آیا۔ قرارداد منظور ہوئی۔ آخری اجلاس میں پریس بریفنگ کے دوران جمعیۃ کی منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں قائد محترم نے اعلان کیا کہ اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہونے دیں گے۔

۱۹رجنوری کو لاہور عالمی مجلس کے دفتر میں لاہور کی تمام جماعتوں اور جملہ مکاتب فکر کے مشترکہ اجلاس میں تمام صوبائی قیادت نے شرکت فرمائی۔ اس اے. پی.سی میں متفقہ فیصلہ ہوا کہ مرکزی قیادت کا فوری اجلاس اسلام آباد میں بلایا جائے۔ اس اجلاس میں اہم اہم جماعتوں کے نمائندگان کے دستخطوں سے ایک خط بھی صدر مملکت اور وزیراعظم کو بھجوادیا گیا۔

مولانا امجد خان اور دوسرے حضرات نے لاہور کے اجلاس کی روشنی میں دعوت نامہ کا مسودہ اور مدعوین کی فہرست مرتب کی۔ اگلے روز دعوت نامہ چھپ گیا۔ ہفتہ کے دن جماعت اسلامی کے دفتر جاکر امیر جماعت جناب سراج الحق اور جناب لیاقت بلوچ کو دعوت نامہ پہنچایا۔ فقیر کے ذمہ لگا کہ وہ جنوبی پنجاب کی قیادت کو دعوت نامے پہنچائے۔ ڈاک سے پورے ملک میں جہاں دعوت نامے بھجوانے تھے۔ وہ مولانا محمد نعیم نے بھجوائے۔

۲۲رجنوری کو لاہور کی تمام مرکزی قیادت جماعتوں اور اداروں کے سربراہان کو مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، جناب پیر رضوان نفیس نے دعوت نامے پہنچائے۔ اگلے روز مولانا عزیزالرحمٰن، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا زاہد وسیم، مولانا محمد طیب فاروقی اور دیگر حضرات نے اسلام آباد اور راولپنڈی کی تمام جماعتوں کو دعوت نامے پہنچائے۔ اس دوران میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عبدالغفور حیدری نے تمام قیادت جن کو دعوت نامے پہنچادیئے گئے تھے ان کو فون کئے۔ دوتین دن اسی جدوجہد میں رفقاء کی بھرپور مصروفیت رہی۔

۲۶رجنوری کو لیاقت باغ جامعہ اسلامیہ میں علماء کا کنونشن ہوا۔ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی کی مسجد صدیق اکبر میں فقیر کا جمعہ پر بیان ہوا۔ اگلے روز ظہرتا مغرب جامعہ فاروقیہ ڈھمیال روڈ راولپنڈی میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان ﷫ کی تعزیت کے سلسلہ میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالغفور

حیدری، مولانا قاضی عبدالرشید، جناب اعجاز الحق، مولانا حافظ حمداللہ سینیٹر، مولانا سعید یوسف نے ان مسائل پر بھی اظہار خیال کیا۔

۲۹ر جنوری کو ہی سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد قباء پولی فیملی راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ شہر کی تمام تاجر برادری کی قیادت اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا سید چراغ الدین شاہ نے دعا کرائی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، تاجر رہنماؤں اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد طیب سٹیج سیکرٹری تھے۔ مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن صدر اجلاس تھے۔ یہ کانفرنس بھی ہر اعتبار سے کامیاب رہی۔

۳۰ر جنوری کو حضرت صاحبزادہ عزیز احمد تشریف لائے۔ قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کی۔ کام کی رپورٹ عرض کی۔ آج کے روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بھی تشریف لائے۔

۳۱ر جنوری کراچی سے حضرت الامیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ، مولانا سعید اسکندر، مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی سے تشریف لائے۔ حضرت قائد محترم سے ملاقات کی۔ آج ۳۱ر جنوری کی شام رات گیارہ بجے اطلاع ملی کہ انتظامیہ نے ہوٹل مالکان کو کہا کہ این.او.سی کے بغیر کانفرنس نہیں ہوگی۔ اس وقت رات کو رابطے کرنے شروع کئے مگر بے کار۔ کانفرنس اگلے روز یعنی یکم رفروری ۲۰۱۷ء ڈریم لینڈ ہوٹل میں ایک گھنٹہ کی تاخیر سے شروع ہوئی۔ یہ کس نے کیا۔ کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ وزارت داخلہ سے پوچھیں تو وہ فرمائیں ہمیں معلوم نہیں۔ ڈی.سی صاحب سے پوچھیں تو وہ فرمائیں کہ اوپر سے حکم ہے۔ کمشنر صاحب سے پوچھیں تو لاعلمی کا اظہار کریں۔ صدمہ اور پریشانی تو ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ کانفرنس کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں۔ کانفرنس ہوئی اور بڑی آب وتاب سے ہوئی۔

آگے چلنے سے قبل ذرا ایک بار خاص خاص شرکاء کرام کے اسماء گرامی کی طرف نظر کریں۔ حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے صدارت فرمائی اور خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمایا۔ فقیر راقم کے ذمہ اجلاس کے اغراض ومقاصد کا بیان تھا۔ حضرت مولانا محمد امجد خان نقیب محفل تھے۔ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

اجلاس میں راجہ ظفر الحق، جناب سراج الحق، جناب حضرت مولانا سمیع الحق، جناب اعجاز الحق، (گویا چہار جہت حق ہی حق تھا فللہ الحمد) حضرت ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب عارف حسین واحدی، حضرت مولانا قاری زوار بہادر، مولانا زاہد الراشدی، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا ابتسام الٰہی ظہیر، خانقاہ عالیہ کوٹ مٹھن کے سجادہ نشین پیر ومرشد حضرت خواجہ معین الدین کوریجہ، تنظیم المدارس کے ناظم عمومی مولانا غلام محمد سیالوی، پاکستان مسلم لیگ کے جناب طارق بشیر چیمہ، حضرت مولانا عطاء الرحمٰن سینیٹر، تنظیم

المدارس کے مولانا سید حبیب الحق، حضرت قاضی محمد اسحق نورانی، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، جناب حافظ عمار یاسر قائداعظم مسلم لیگ، حضرت مولانا اشرف علی اشاعۃ التوحید، حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی ظہورالحسین اظہر، قاری زاہد حسین رشیدی، مولانا صاحبزادہ ابوبکر خدام اہل سنت، مولانا سعید یوسف آزاد کشمیر، راجہ محمد اصغر، حضرت حافظ عاکف سعید تنظیم اسلامی، مولانا ضیاء الحق چشتی گولڑوی جمعیۃ علماء پاکستان، سید محمد کفیل بخاری مجلس احرار اسلام، مولانا عبدالمالک خاں اتحاد العلماء، شبیر حسین جہلمی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جناب حامد میر، جناب اسداللہ بھٹو، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا سمیع الحق چشتی خطیب گولڑہ شریف، سید قطب رابطۃ المدارس، مولانا فضل الرحمن خلیل، مولانا قاری جمیل الرحمن شریعت کونسل، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طاہر رشید تنولی، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا قاضی عبدالرشید ناظم وفاق المدارس پنجاب، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا قاضی نثار احمد اہل سنت والجماعت گلگت، خالد خورشید ہدیۃ الباری، مولانا عزیزالرحمن رحیمی، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا خلیل الرحمن چشتی، مولانا محمد ابراہیم قاضی اٹک، مولانا عبیدالرحمن انور، جناب خالد مسعود، مولانا مفتی محمد معاذ، مولانا صاحبزادہ عبدالقدوس چکوال، مولانا محمد آدم خان، جناب سیف اللہ خالد، مولانا محمد رمضان علوی، میاں انعام الٰہی، قاری تنویرالحسن احرار، جناب نصیر خان ایڈووکیٹ صدر ہائیکورٹ بار راولپنڈی ایسے حضرات شریک اجلاس تھے۔ اجلاس ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا محمد الیاس چنیوٹی بھی تشریف لائے۔ (ان شاء اللہ العزیز! کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ میں مقررین حضرات نے جو اظہار خیال فرمایا وہ بھی شامل کیا جائے گا) سردست آپ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک بھر کی دینی، سیاسی جماعتوں کے سربراہان اور تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام اور مشائخ عظام کا مشترکہ اجتماع ایک بار پھر اس حقیقت کو دہرا رہا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان، اللہ اور اس کے رسول مقبول خاتم النبیین ﷺ کے نام پر حاصل کی گئی ہے اور یہ دنیا کی واحد ریاست ہے جو اسلامی نظریہ پر وجود میں آئی ہے۔ لیکن مغربی دنیا اور ان کی این. جی. اوز ایک منظم سازش کے ذریعے سے پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے کے درپے ہیں۔

وطن عزیز میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس کو آئینی وقانونی تحفظ فراہم کیا گیا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی۔ لیکن ہر پانچ، چھ سال کے

بعد اس ایمانی، شرعی اور آئینی قانون میں ترمیم یا تبدیلی کی قرارداد لانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ 295-C کے قانون میں ترمیم یا مقدمہ کے اندراج کے طریقہ کار میں تبدیلی اور سزا میں کمی کے اعلان سے عاشقان رسول ﷺ اور اسلامیان پاکستان کو اضطراب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ مغرب کو خوش کرنے کے لئے سندھ اسمبلی میں اسلام قبول کرنے کی عمر اٹھارہ سال مقرر کرنے کا قانون منظور کیا گیا اور پھر علماء اور اسلامیان پاکستان کے دباؤ پر قانون واپس کر لیا گیا۔ لیکن سینٹ میں پیپلز پارٹی کے ہی ایک سینیٹر کی جانب سے ایسی مذموم کاوشوں پر یہ اجتماع گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایسے ہتھکنڈوں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ ہر ایسی مذموم سازشوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ یہ اجتماع حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسی سازشوں پر نظر رکھے اور ایوان بالا اور ایوان زیریں میں توہین رسالت ﷺ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ لانے کا دوٹوک اعلان کرے۔

- امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں۔ مرحوم بھٹو دور میں قومی اسمبلی نے اس بنیادی عقیدہ کے باغی قادیانیوں کا دین اسلام سے متصادم مؤقف سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سمیت ملک کی تمام عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں اس قانون کو مبنی برحق قرار دیا۔ لیکن قادیانی گروہ آئین پاکستان سے انحراف اور عدالتوں کے فیصلوں سے بغاوت کرتے ہوئے خود کو مسلم کہلوانے پر مصر ہے۔
- قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ اپنے اسٹام پیپر شائع کرتے ہیں۔ گواہوں کے سمن جاری ہوتے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت کی رٹ قائم کی جائے۔ اس گروہ کی آئین شکنی کا نوٹس لیا جائے اور انہیں آئین کا پابند بنایا جائے۔
- حال ہی میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو منسوب کیا گیا۔ حالانکہ ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو لعنتی ملک کہا ہے۔ یہ نمائندہ اجتماع اس اقدام پر شدید اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے اس غلط فیصلے کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔
- آئین کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہی وہ قادیانیت کو اسلام کہہ سکتے ہیں۔ آئین میں ان پر واضح پابندیاں ہیں۔ لیکن قادیانی چینلز پاکستان کے آئین کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ وزارت اطلاعات اور پیمرا قادیانی چینلز کی اسلام مخالف مہم اور آئین کی بغاوت کا نوٹس لے اور ان نشریات پر پابندی عائد کرے۔
- پاکستان کے سابق وزیراعظم مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے ملک بھر کے تمام تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا۔ لیکن قادیانی تعلیمی اداروں کو واپس کرنے کے اقدامات کی خبریں گاہے بگاہے سنی جا رہی

ہیں۔ حکومتوں نے اربوں روپے ان اداروں پر خرچ کئے اور ان اداروں میں پچانوے (95) فیصد عملہ اور زیر تعلیم طلبہ مسلمان ہیں۔ قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنا گویا نوجوان نسل کو قادیانیوں کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے مترادف ہوگا۔ حکومت ایسا کوئی غلط قدم اٹھانے سے باز رہے۔

✿...... اس سال 12ربیع الاوّل کو دوالمیال ضلع چکوال میں میلاد النبی ﷺ کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک مسلمان شہید اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ لیکن قادیانیوں کو قانون شکنی پر سزا دینے کی بجائے مسلمانوں پر جھوٹے مقدمات درج کر کے انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا اور مختلف ذرائع سے اب دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ مسلمان قادیانیوں کے خلاف درج کرائے گئے مقدمات واپس لیں۔

✿...... یہ اجتماع پاکستان اسلامی تشخص اور قومی خودمختاری کے خلاف بڑھتے ہوئے مسلسل عالمی دباؤ اور بین الاقوامی اداروں کی یلغار پر تشویش واضطراب کا اظہار کرتا ہے اور دینی حلقوں کو توجہ دلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کی اسلامی شناخت اور قومی خودمختاری کے معاملات کو سیاستدانوں اور اسٹیبلشمنٹ کے رحم وکرم پر چھوڑنے کی بجائے دینی قوتوں کو خود کردار ادا کرنا ہوگا۔

✿...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1...... 295-C کے قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور اس قانون کے بہرحال تحفظ کا دوٹوک اعلان کیا جائے۔

2...... ادارہ فزکس کا ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھنے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

3...... چناب نگر میں ''ریاست در ریاست'' کا ماحول ختم کیا جائے۔ حکومت کی دستوری اور قانونی رٹ بحال کرنے کے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور متوازی عدالتیں ختم کر کے ملک کے قانونی نظام کی بالادستی بحال کی جائے۔

4...... قادیانی چینلو کی نشریات کا نوٹس لیا جائے اور ملک کے دستور اور قانون کے تقاضوں کے منافی نشریات پر پابندی لگائی جائے۔

5...... قادیانی تعلیمی ادارے، انہیں واپس کرنے کی پالیسی عوامی جذبات اور ملک کی نظریاتی اساس کے منافی ہے۔ حکومت اس طرز عمل پر نظر ثانی کرے اور قوم کو اعتماد میں لے۔

6...... دوالمیال چکوال میں قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید اور زخمی ہونے والے مظلوموں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ علاقہ کے مسلمانوں کے مطالبات کو فوری طور پر پورا کیا جائے۔ شہید کے بارے میں ایف.آئی.آر (F.I.R) درج کی جائے، بے

گناہ مسلمانوں کو رہا کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف جانبدارانہ رویہ اختیار کرنے والے حکام کے خلاف کارروائی کی جائے۔

یہ اجتماع حکومت پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ یہ مطالبات رسمی اور وقتی نہیں ہیں۔ پوری قوم کے جذبات کے آئینہ دار ہیں۔ انہیں جلد از جلد منظور کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے اگر ایک ماہ تک یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے اور حکومت کے طرز عمل میں واضح تبدیلی دکھائی نہ دی تو آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس کی طرف سے ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جائے گا جس کے انتظامات کے لئے درج ذیل رہنماؤں پر مشتمل رابطہ کمیٹی کا اعلان کیا جارہا ہے۔

| | |
|---|---|
| حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ | محترم جناب سراج الحق صاحب |
| محترم جناب راجہ ظفر الحق صاحب | محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب |
| حضرت مولانا سمیع الحق صاحب | محترم جناب ساجد علی نقوی صاحب |
| حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر | حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری |
| محترم جناب اعجاز الحق صاحب | حضرت خواجہ پیر معین الدین کوریجہ |
| محترم جناب پرویز الٰہی صاحب | محترم حافظ عاکف سعید صاحب |
| حضرت پیر اعجاز ہاشمی صاحب | حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب |
| سید کفیل احمد شاہ بخاری صاحب | راقم اللہ وسایا |

اختتامی خطاب ودعا حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کرائی۔ صاحبزادہ عزیز احمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

۳ر فروری کو گجرات کے ضلع بھر کے علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ پر تعزیتی ریفرنس ہوا۔ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے فیصلوں کو ضلع بھر میں اجاگر کرنے کا اعلان ہوا۔

۴ر فروری کو دفتر جماعت اسلامی ملتان میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ہوئی۔ جس میں آنے والے جمعہ کو یوم احتجاج منانے کا اعلان ہوا۔

۵ر فروری کو شیخوپورہ میں ضلع بھر کے علماء کا اجلاس ہوا۔ غرض آنے والے دنوں میں ملک بھر میں اس عنوان پر نئے جوش وخروش سے کام کو آگے بڑھانے کا سلسلہ شروع ہورہا ہے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی کے حکم پر فقیر راقم نے یہ رپورٹ مرتب کی۔ مشورے کا آغاز بھی انہی سے ہوا۔ مضمون کی تکمیل بھی انہی کے حکم پر۔ فللحمدللہ! (تازہ صورتحال کے لئے قارئین آئندہ شمارے کا انتظار کریں)

# خلافت صدیقی ؓ کے نبوی ﷺ اشارات

مولانا زین العابدین

’’جبیر بن مطعم ؓ کے لڑکے محمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے کوئی چیز مانگی۔ آپ نے اس عورت کو حکم دیا کہ پھر ہمارے پاس آنا۔ عورت نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ!) اگر میں واپس آئی اور آپ کو نہ پا سکی؟ تو کیا کروں؟ شاید اس عورت نے موت کا اشارہ کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو نہ پاؤ تو ابوبکر ؓ کے پاس جانا۔‘‘ (مسلم ج۲ص۲۷۳، بخاری ج۱ص۵۱۶)

اہل سنت والجماعت کا مسلک تو احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مصالحہ کثیرہ کی بناء پر) کسی شخص کو اپنے بعد خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا تھا۔ جیسا کہ حضرت عمر ؓ نے آخر عمر میں فرمایا تھا کہ صحابہ کرام ؓ نے ان سے درخواست کی تھی کہ اپنے بعد کسی شخص کو خلیفہ نامزد کر دیجئے۔

’’اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو میرے لئے گنجائش ہے۔ کیونکہ مجھ سے بہتر شخص ابوبکر ؓ نے اپنے بعد کے خلیفہ کو نامزد کر دیا ہے اور اگر بلاتعین کئے تمہیں چھوڑ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے بہتر جناب رسول اللہ ﷺ تم کو چھوڑ کر گئے ہیں۔ (اور خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا)‘‘ (مسلم ج۲ص۱۲۰)

مسند احمد بن حنبل میں حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے جنگ جمل کے واقعہ پر فرمایا:

’’بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی عہدہ کی وصیت نہیں فرمائی۔ جس کو ہم امارت کے باب میں اختیار کریں۔ لیکن یہ عہدہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہم نے اپنی رائے سے اختیار کیا۔ پھر ابوبکر ؓ خلیفہ بنائے گئے۔ ابوبکر ؓ پر اللہ کی رحمت ہو۔ انہوں نے اس عہدے کو درست رکھا اور خود بھی ٹھیک رہے۔ پھر حضرت عمر ؓ خلیفہ بنائے گئے۔ عمر ؓ پر اللہ کی رحمت ہو۔ انہوں نے عہدہ کو ٹھیک رکھا اور درست رہے۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر دین نے اپنا ڈیرہ جما لیا۔‘‘ (مسند ج۱ص۱۱۴)

خلافت کی نامزدگی نہ ہونے کے باوجود ایسے بہت سے واقعات اور بہت سی حدیثیں ایسی ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ مرض الوفات میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر ؓ کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ بعض ازواج مطہرات نے (جن میں حضرت عائشہ ؓ بھی ہیں) چاہا بھی کہ آنحضرت ﷺ کسی دوسرے کو امام بنادیں۔ لیکن حضور اقدس ﷺ نے سختی سے انکار فرما کر یہی کہا کہ ابوبکر ؓ کو نماز پڑھانے کو کہو۔ یہ صاف اشارہ تھا کہ میرے بعد میری قائم مقامی سیدنا حضرت ابوبکر ؓ ہی کر سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت علیؓ نے ایک موقع پر اسی واقعہ کو مستدل ٹھہرایا۔ تاریخ الخلفاء میں ابن عساکر کی روایت سے حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے کہ: ''انہوں نے کہا کہ آنحضرتﷺ نے ابوبکرؓ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا اس وقت حکم دیا جب میں موجود تھا۔ کہیں نہ تو غائب تھا اور نہ مجھ کو کوئی بیماری تھی۔ اس لئے رسول اللہﷺ نے جس شخص کو ہمارے دین کی سربراہی کے لئے خاموش تھے ہم اس پر اپنی دنیا کی سربراہی کے لئے راضی ہوگئے۔''

اس واقعہ سے بھی صاف اشارہ ملتا ہے کہ حضور اقدسﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ آنحضرتﷺ کی قائم مقامی فرمائیں۔ امت کی جن ضروریات کو آنحضرتﷺ پوری نہ کر پائیں گے اس کو حضرت ابوبکرؓ بحسن وخوبی انجام تک پہنچادیں گے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں متعدد جگہوں پر حضرت جابرؓ کا قصہ مذکور ہے کہ آپ نے کوئی وعدہ حضرت جابرؓ سے کر رکھا تھا۔ آپﷺ کا وصال ہوگیا تو حضرت ابوبکرؓ نے اس وعدہ کو پورا کیا۔ پورا واقعہ یوں ہے کہ حضور اقدسﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا تھا کہ بحرین سے مال آگیا تو ہم تم کو (دونوں ہتھیلیاں بھر کر) اتنا اور اتنا اور اتنا دے دیں گے۔ اس کے بعد آنحضرتﷺ کے انتقال کے وقت تک بحرین سے مال نہیں آیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مال آیا تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس کسی کا کوئی حق قرضہ یا وعدہ آنحضرتﷺ کے ذمہ ہو۔ وہ آکر مجھ سے وصول کرلے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور آنحضرتﷺ کے وعدہ کو ابوبکرؓ سے بتایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دراہم کے ڈھیر کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے کہا کہ اس میں سے دونوں ہاتھ پھیلا کر بھرلو۔ میں نے بھرلیا تو ابوبکرؓ نے کہا ان کو گنو۔ جب میں نے گن کر بتایا کہ یہ پانچ سو ہیں۔ تو کہا پانچ پانچ سو دوبار اور لے لو۔ اس طرح حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو ایک ہزار پانچ سو دے کر آنحضرتﷺ کے مبارک وعدہ کو پورا فرمایا۔

---

### ۸/افراد کا قادیانیت سے تائب ہوکر قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کی تبلیغی کاوشوں سے چک نمبر ۱۱۲/۱۱۶ ایل، کسووال میں پیدائشی قادیانی خاندان نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، پیر جی حفظ الرحمٰن، پیر جی لطف الرحمٰن اور حافظ محمد عاصم کی موجودگی میں کسووال کے رہائشی طاہر احمد باجوہ ولد محمد یامین باجوہ نے اپنے تین بیٹوں زاہد احمد، وقاص احمد، اسرار احمد سمیت تمام اہل خانہ نے اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر مولانا محمد ارشاد، مولانا مفتی ظفر اقبال، قاری زاہد اقبال، مولانا کفایت اللہ حنفی، حافظ محمد اصغر عثمانی، حاجی محمد ایوب اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اسلام قبول کرنے والے خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے استقامت فی الدین کی دعا کی۔

# اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:23

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۱۱...... عطیہ بن نویرہ بن عامر البیاضی الخزرجیؓ

حضرت عطیہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ (ابن ہشام ۲/۳۶۰)

۲۱۲...... عقبہ بن عامر بن نابی الخزرجیؓ

حضرت عقبہ بن عامرؓ انصار کے ان چھ حضرات میں سے ہیں جو پہلے مسلمان ہوئے۔ ان سے پہلے کوئی انصاری مسلمان نہیں ہوا۔ آپ غزوہ بدر، احد سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ کا جو لشکر یمامہ کے میدان میں گیا ان میں آنجناب بھی ان ستر بدری صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ جنھوں نے یمامہ کے محاذ پر جام شہادت نوش فرمایا۔ گویا آنجناب مجاہدین اور شہدائے ختم نبوت میں سے ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۶۸)

۲۱۳...... عقبہ بن عثمان الخزرجیؓ

آنجناب کی والدہ محترمہ کا نام ام جمیل بنت قطبہ بن عامر تھا۔ اپنے بھائی حضرت ابوعبادہ سعد بن عثمانؓ کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور ایسے ہی غزوہ احد میں شرکت فرمائی۔ (اسد الغابہ ۴/۶۲)

۲۱۴...... عقبہ بن وہب ابن ربیعہ الاسدیؓ

آپ کی کنیت ابوسنان ہے۔ آپ شجاع ابن وہب کے بھائی ہیں۔ دونوں ہی عبدشمس بن مناف کے حلیف تھے۔ آپ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور اپنے بھائی شجاع ابن وہب کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ ایسے ہی غزوہ احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ (ابن ہشام ۲/۳۳۵)

۲۱۵...... عقبہ بن وہب ابن کلدہ مولی الخزرجیؓ

انصاری صحابہ کرامؓ میں سے ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور عقبہ اخریٰ دونوں بیعتوں میں شامل رہے۔ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور ہجرت تک مکہ مکرمہ میں رحمت دو عالم ﷺ کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ عقبہ بن وہب بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ آپ مہاجری انصار کہلاتے ہیں۔ یعنی ان انصار مہاجرین میں سے ہیں جو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی

طرف ہجرت فرما ہوئے۔ غزوہ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ عقبہؓ وہ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے رخ انور سے خود کے حلقے نکالے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ خود کے حلقے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے نکالے۔ عین ممکن ہے کہ دونوں نے مل کر نکالے ہوں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۲)

## ۲۱۶...... ابوعقیل بن عبداللہ ابن ثعلبہ مولیٰ الاوسؓ

آپ کا نام جاہلیت کے زمانہ میں عبدالعزیٰ تھا۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے تبدیل فرما کر آپ کا نام عبدالرحمٰن عدوالاوثان (بتوں کا دشمن) رکھا۔ آپ غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۱۲ھ ہجری میں حضرت صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ختم نبوت کا اعزاز حاصل کیا۔ جب مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں لشکر اسلام گیا تو آپ نے لوگوں کی صفیں بنائیں اور آپ سب سے پہلے شخص ہیں جو مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں زخمی ہوئے۔ تیر آپ کے دونوں کندھوں اور دل کے درمیان لگا۔ یہ دن کے پہلے حصہ میں واقع ہوا۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۷۳)

## ۲۱۷...... عکاشہ بن محصن ابن حرثان الاسدی مولیٰ قریشؓ

بنو غنم کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز آپ کی کنیت ابومحصن تھی۔ آپ بزرگ اور افضل ترین صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ کئی ایک سرایا (ایسی جنگیں جن میں حضور ﷺ نے خود شرکت نہیں فرمائی) کے امیر بنائے گئے۔ خوبصورت حضرات میں سے تھے۔ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ کے عجیب واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر آپ کے ہاتھ سے تلوار ٹوٹ گئی تو سرور دو عالم ﷺ نے انہیں ایک لاٹھی عطا فرمائی جو تلوار کی شکل اختیار کر گئی۔ آپ اس تلوار سے جس کا نام عون تھا جہاد میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت عکاشہؓ غزوہ بدر، احد سمیت تمام غزوات میں سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ رہے۔ یہ ان جلیل القدر صحابہ کرامؓ سے ہیں جنہیں رحمت دو عالم ﷺ نے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخلہ کی خوشخبری دی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں مرتدین کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ (الاستیعاب ۳/۱۰۸۰)

## ۲۱۸...... علی ابن ابی طالب القرشی الہاشمیؓ

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ آپ نے دامن نبوی میں پرورش پائی۔ آپ پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ قریش کے بہادر جوانوں میں سے تھے۔ آپ کی عمر مبارک ابھی آٹھ سال تھی کہ آپ مشرف باسلام ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اکثر میدان جہاد میں علم آپ کے ہاتھوں میں ہوتا تھا۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں اپنی

جرأت و بہادری کے جوہر دکھلائے۔ آپ نے کئی قریشی سورماؤں کو واصل جہنم کیا۔ ہجرت کی رات سرور کائنات ﷺ نے آپ کو اپنے بستر پر سلایا۔ لوگوں کی امانتیں آپ کے سپرد کیں اور حکم فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آپ بھی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں۔ سرور دو عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد جب مہاجرین وانصار میں مواخات کرائی تو فرمایا کہ: ''آپ میرے بھائی ہیں۔''

آپ غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رحمت کائنات ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ سوائے غزوہ تبوک کے کہ حضور ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں آپ کو اپنا جانشین قرار دیا۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ کی حیثیت میرے ساتھ وہ ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔ اس پر اشکال ہوسکتا تھا کہ حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی تھے۔ کیا آپ بھی نبی ہیں۔ تو اس پر فرمایا: ''آپ میری مدینہ منورہ سے عدم موجودگی میں میرے جانشین ہوں گے لیکن نبی نہیں۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے وزیر ومشیر رہے۔ بلکہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں تو اکثر آپ فیصلہ فرماتے۔ کئی ایک فیصلوں سے متاثر ہوکر حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ: ''اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہوجاتا۔''

غزوہ خیبر کے موقع پر قلعہ فتح نہیں ہورہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کل جھنڈا اسے دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہر ایک صحابیؓ یہی چاہتا تھا کہ جھنڈا مجھے ملے۔ تاکہ مذکورہ بالا ایوارڈ کا مستحق میں بنوں۔ آپ ﷺ نے صبح کو فرمایا کہ علیؓ کہاں ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ چنانچہ آپ کو بلایا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کی دکھتی ہوئی آنکھ پر اپنا لعب دھن لگایا تو آنکھ صحیح ہوگئی اور جھنڈا آپ کو دیا۔ آپ کے ہاتھ پر قلعہ فتح ہوا۔

سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد آپ کو خلیفہ نامزد کیا گیا۔ تمام صحابہ کرامؓ جو خلافت ساز کمیٹی کے اراکین تھے سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح آپ چوتھے خلیفہ نامزد ہوئے۔ جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے اپنا دارالحکومت کوفہ منتقل فرمالیا۔ عبدالرحمان بن ملجم مرادی بدبخت نے آپ پر حملہ کیا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ۱۷ر رمضان المبارک ۴۰ ہجری میں جام شہادت نوش فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

آپ سے ۵۸۶ر احادیث منقول ہیں۔ آپ کی انگوٹھی جو مہر تھی اس پر لکھا ہوا تھا: ''اللہ الملک'' آپ گندم گوں رنگ تھے۔ آپ کا پیٹ کچھ بڑھا ہوا تھا۔ آپ کی آنکھیں موٹی موٹی تھیں۔ آپ کا قد مبارک درمیانے سے کچھ کم تھا۔ آپ کی داڑھی مبارک دونوں کندھوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ آپ کی ۲۸ر

اولادیں تھیں۔ ۱۱مرد اور ۷ عورتیں۔ آپ کے بہت سے فضائل احادیث کی کتابوں میں درج ہیں۔ سرور دوعالم ﷺ کی آل آپ کے دوصاحبزادوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے چلی۔

(اسد الغابہ ۴؍۱۰۰، ابن ہشام ۲؍۳۳۳)

۲۱۹...... عمار بن یاسر بن عامر العنسی مولیٰ بنی مخزومؓ

آپ کا شمار بہادر غلاموں میں ہوتا ہے۔ نیز آپ صاحب الرائے انسان تھے۔ آپ اولین اسلام قبول کرنے والوں میں ہیں۔ دین اسلام قبول کرنے کی پاداش میں آپ اور آپ کے والدین حضرت یاسر اور حضرت سمیہ نے اسلام قبول کرنے کے جرم کی پاداش میں بہت مظالم برداشت کئے۔ آپ نے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ غزوہ بدر، احد، خندق، بیعت الرضوان سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ آپ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں قباء کے نام سے مسجد تعمیر کی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے آپ کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ صفین کی جنگ میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر مبارک ۹۳ سال تھی۔ آپ سے ۱۶۲؍احادیث منقول ہیں۔

(ابن ہشام ۲؍۳۳۹)

۲۲۰...... عمارہ بن حزم ابن زید الخزرجیؓ

عمارہ ان ستر انصاریوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ حضور ﷺ نے آپ کی محرز ابن نضلہ کے ساتھ مواخات فرمائی۔ حضرت عمارہ بدر، احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ فتح مکہ کے دن ان کے ہاتھ میں بنو مالک ابن نجار کا جھنڈا تھا۔ آپ ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں بھی شریک ہوئے۔ (ابن ہشام ۲؍۳۵۹) جاری ہے!

---

## مولانا غازی عبدالرشید سیال کو صدمہ

مولانا عبدالرشید سیال مبلغ ختم نبوت فیصل آباد کے چچا مہر خان محمد سیال ۱۶؍فروری بروز جمعرات کو ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ پاک مرحوم کو جوار رحمت میں مقام نصیب فرمائیں اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ قارئین سے دعاؤں کی اپیل ہے۔

## قاری محمد اسحاق فاروقی سیال کو صدمہ

مولانا قاری محمد اسحاق فاروقی مدیر جامعہ صدیقیہ قادریہ ڈومیلی ضلع جہلم کے والد گرامی مولانا عبدالجلیل مرید حضرت تھانوی ؒ، حرکت قلب رک جانے سے ۲۵؍جنوری بروز بدھ بوقت سحر دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ مولانا مرحوم باعمل، حسن اخلاق، صاف معاملات ایسی صفات سے متصف تھے۔ اللہ رب العزت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین!

# پروانہ ختم نبوت کی ایمان افروز داستان

مفتی محمد عمر فاروق

اللہ رب العزت کے طے شدہ ازلی قانون کے تحت انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کے لئے آدم علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے اور یہ سلسلۃ الذہب نبی کریم ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔

آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد جن فتنوں نے جنم لیا۔ ان میں ایک فتنہ ''انکار ختم نبوت'' بھی تھا۔ تحریک تحفظ'' عقیدہ ختم نبوت'' کے امیر اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے غیرت ایمانی، حمیت اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ''اینقص الدین وانا حی '' کا تاریخی جملہ کہہ کر صحابہ کرامؓ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت خوب اچھی طرح سمجھیں اور تاریخ کے اوراق کا رخ پھیر دینے والے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔

چنانچہ فدایان رسول ﷺ نے اس کو سمجھا اور خوب سمجھا۔ اہل حق نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے جو سعی اور جدوجہد ممکن تھی۔ اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جان کے نذرانے پیش کئے۔ آتش نمرود میں سنت ابراہیمی زندہ کرتے ہوئے ''آتش اسود عنسی'' میں بھی کود ے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمیشہ سرخرو اور کامیاب فرمایا۔ چنانچہ تاریخ اسلام میں ایک حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعہ پیش آیا جس نے دنیائے عقل ودانش کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور مد مقابل دشمن کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا۔

یمن میں پیدا ہونے والے ایک جلیل القدر تابعی جو ''زیارت نبوی ﷺ'' سے تو مشرف نہ ہو سکے۔ البتہ دور نبوی میں حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ وہ حضرت عبداللہ بن ثوب المعروف ابو مسلم خولانی ؒ ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں جھوٹا مدعی نبوت اسود عنسی پیدا ہوا۔ جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرتا تھا۔ چنانچہ اس کاذب نے حضرت ابو مسلم خولانی ؒ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرنا چاہا۔ مگر حضرت ابو مسلم خولانی ؒ نے جرأت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صاف انکار کر دیا۔ پھر اس نے ابو مسلم ؒ کی ایمانی کیفیت جانچنے کے لئے پوچھا کہ کیا تم محمد (ﷺ) کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم خولانی ؒ نے ''فاقض ماانت قاض '' کے قرآنی جملہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا:

ہاں! اس پر اسود عنسی نے آتش نمرود کی طرح ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابومسلم خولانی ؒ کو اس ''آتش اسود عنسی'' میں ڈال دیا۔ خالق کائنات کا غیبی نظام حرکت میں آیا اور ایک سچے عاشق رسول پر آگ کو اسی طرح بے اثر فرمادیا جیسے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے نار نمرود کو گلزار بنادیا تھا۔ وہ مومن کامل، اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس آگ میں بالکل محفوظ رہے اور اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔

یہ واقعہ اتنا عجیب اور حیرت انگیز تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہوگئی اور اسود عنسی کو مادیت اور جھوٹ کی بنیاد پر قائم اپنی جھوٹی نبوت کے لالے پڑ گئے کہ اگر تصادم ہوا اور حق و باطل میں امتیاز ہوگیا تو مجھے ''سرزمین یمن'' کسی صورت قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ اس نے اپنی خفت مٹانے کے لئے اپنی کابینہ کے مشورہ سے ابومسلم خولانی ؒ کو یمن بدر کردیا۔

یمن سے نکل کر ایک ہی جائے پناہ تھی۔ یعنی مدینہ منورہ۔ چنانچہ شرف صحابیت کے جذبہ صادق سے سرشار ایک عاشق رسول دیوانہ وار اپنے ''ماوی وملجی'' مدینۃ الرسول سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چلے۔ لیکن جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آفتاب رسالت ﷺ روپوش ہوچکا ہے۔ آنحضرت ﷺ وصال فرماچکے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ بن چکے تھے۔ اس پر انہیں صدمہ تو بڑا پہنچا۔ مگر ایمانی استقامت میں ذرہ برابر تزلزل نہیں آیا۔ انہوں نے اپنی اونٹنی مسجد نبوی ﷺ کے دروازے کے پاس بٹھائی اور اندر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کردی۔ وہاں حضرت عمرؓ موجود تھے۔ انہوں نے ایک اجنبی مسافر کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے پاس آئے اور ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو ان سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟۔ یمن سے: حضرت ابومسلم خولانی ؒ نے جواب دیا:

حضرت عمرؓ نے فوراً پوچھا: اللہ کے دشمن (اسود عنسی) نے ہمارے ایک دوست کو آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ بعد میں ان صاحب کے ساتھ اسود نے کیا معاملہ کیا؟۔ حضرت ابومسلم خولانی ؒ نے فرمایا: ان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ اتنی دیر میں حضرت عمرؓ کی فراست کام کرچکی تھی۔ انہوں نے فوراً فرمایا میں آپ کو قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں؟ حضرت ابومسلم خولانی ؒ نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' حضرت عمرؓ نے یہ سن کر فرط مسرت ومحبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور انہیں لے کر خلیفۃ الرسول حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں پہنچے۔ انہیں صدیق اکبرؓ اور اپنے درمیان بٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کے اس شخص کی زیارت کرادی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا۔''

# آخرت کی کہانی ...... انسان کی زبانی

قسط نمبر:1 مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

حکایت: ہارون الرشید کا شہزادہ مگر نہ دولت کا دلدادہ، نہ شاہی محلات میں رہنے پر آمادہ، نہایت ہی سادہ، مسکینی فقیری اختیار کی، بیابانوں ویرانوں کو ترجیح دی۔ بادشاہ نے کئی بار قاصد بھیجے، بیٹا گھر آؤ، نعمتیں ہیں، لطف ہے، خزانے ہیں، دولت ہے، عیش ہے، آرام ہے، محل ہے، نوکر ہیں، باندیاں ہیں، تیرے ہر اشارے پر ہر چیز میسر ہوسکتی ہے۔ بیٹے نے کہا والد محترم! یہ سب بے کار ہے۔ آخر فنا ہے۔ دنیا بے وفا ہے۔ آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ دنیا قارون کا ورثہ ہے اور دین محمد مصطفیٰ ﷺ کا ورثہ ہے۔

میری نگاہ قرآن کی اس آیت پر ہے: ''قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر وابقٰی'' فرمایئے، سامان دنیا کچھ نہیں، آخرت اچھی ہے اور باقی ہے۔

ایک دن شہزادے کی موت کا وقت قریب آیا، صحرا میں، کسمپرسی میں، مسکینی میں جان جان اللہ رب العزت کے سپرد کرنے سے پہلے زمین پر یہ اشعار تحریر کر کے ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا۔ اشعار نوشتہ بر زمین یہ تھے:

یا صاحبی لا تغرر بتنعمی فالعمر ینفدو والنعیم یزول
اذا حملت الی القبور جنازۃ فاعلم بانک بعدھا محمول

ترجمہ: اے دوست دولت پر مغرور نہ ہو، یہ مال بھی ختم ہوگا اور عمر بھی۔ جب قبرستان کی طرف جنازہ اٹھا ہوا دیکھے یقین کرنا کہ اس کے بعد تیری باری آئے گی۔

ہارون الرشید کو اطلاع ملی کہ تیرا فرزند ارجمند فلاں جنگل میں فقیری لباس اینٹ سرہانے، نہ پلنگ، نہ غالیچے رکھے ہوئے، وہ نازنین نازک بدن، پھول چمن بے وطن بے گور و کفن، مسکینی انداز میں دنیا سے بے نیاز ابدی نیند سو رہا ہے۔

بادشاہ نے جب یہ سنا تو محبت و شفقت پدری نے جوش مارا، چیخیں نکل گئیں۔ بے اختیار رو پڑا، فوراً بیٹے عزیز کے سرہانے پہنچا، پیشانی کو چوم کر کہا مبارک ہو، بیٹا تو نے فقیری کو امیری پر ترجیح دی۔ آج تو رسول اللہ ﷺ کی گود میں چلا گیا، زندگی سادہ، موت اعلیٰ۔ مگر تیری جدائی کا داغ ہمیشہ سینہ میں رہے گا۔

تواضع ز گردن فرازاں نکوست گدا گر تواضع کند خوئے اوست
سیٹھ جس کو فکر تھی اک اک کے دس کیجئے آیا ملک الموت بولا جان واپس کیجئے

ہارون الرشید متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ یقین ہوگیا کہ دنیا فانی ہے۔ آخرت باقی ہے۔ اس کے بعد علماء کی صحبت اختیار کرنے لگا۔

حکایت: خود ہارون الرشید کی بھی یہ بات مشہور ہے کہ نصیحت کو سننے پر بہت رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حج کو جا رہے تھے تو سعدوں مجنون راستہ میں سامنے آگئے۔ چند شعر پڑھے، جس کا مطلب یہ تھا مان لیا کہ تم ساری دنیا کے بادشاہ بن گئے ہو۔ لیکن کیا آخر موت نہ آئے گی۔ دنیا کو اپنے دشمنوں پر چھوڑ دو، جو دنیا آج تمہیں خوب ہنسا رہی ہے، یہ کل کو تمہیں خوب رلائے گی۔ یہ اشعار سن کر ہارون الرشید نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اتنی دیر تک بے ہوش رہے کہ تین نمازیں قضا ہو گئیں۔

حکایت: بہلول مجذوب ؒ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک مجذوب صفت بزرگ تھے۔ ہارون الرشید ان کی باتوں سے ظرافت کے مزے لیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی جذبات کے عالم میں وہ پتے کی باتیں بھی کہہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بہلول مجذوب ؒ ہارون الرشید کے پاس پہنچے، ہارون الرشید نے ایک چھڑی اٹھا کر دی۔ مزاحاً کہا کہ بہلول یہ چھڑی تمہیں دے رہا ہوں جو شخص تمہیں اپنے سے زیادہ بے وقوف نظر آئے اسے دے دینا۔ بہلول مجذوب ؒ نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ چھڑی لے کر رکھ لی اور واپس چلے آئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ شاید ہارون الرشید بھی بھول گئے ہوں گے۔ عرصہ کے بعد ہارون الرشید کو سخت بیماری لاحق ہوگئی۔ بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اطباء نے جواب دے دیا۔ بہلول مجذوب ؒ عیادت کے لئے پہنچے اور سلام کے بعد پوچھا۔ امیر المؤمنین کیا ہے؟ امیر المؤمنین نے کہا حال پوچھتے ہو بہلول؟ ہارون الرشید نے کہا بڑا لمبا سفر درپیش ہے۔ کہاں کا سفر؟ جواب دیا آخرت کا۔ بہلول ؒ نے سادگی سے پوچھا، واپسی کب ہوگی؟ جواب دیا بہلول ؒ تم بھی عجیب آدمی ہو، بھلا آخرت کے سفر سے بھی کوئی آج تک واپس ہوا ہے۔ بہلول ؒ نے تعجب سے کہا۔ اچھا آپ واپس نہیں آئیں گے۔ تو آپ نے کتنے حفاظتی دستے آگے روانہ کئے اور ساتھ ساتھ کون جائے گا۔ جواب دیا آخرت کے سفر میں کوئی ساتھ نہیں جایا کرتا، خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ بہلول مجذوب ؒ بولا اچھا اتنا لمبا سفر کوئی معین و مددگار نہیں۔ پھر تو لیجئے ہارون الرشید کو چھڑی بغل سے نکال کر کہا یہ امانت واپس ہے۔ مجھے تو آپ کے سوا کوئی انسان آپ سے زیادہ بے وقوف نہیں مل سکا کہ آپ جب کبھی چھوٹے سفر پر جاتے تھے تو ہفتوں پہلے سے اس کی تیاریاں ہوتی تھیں۔ حفاظتی دستے آگے چلتے تھے، حشم و خدم کے ساتھ لشکر ہم رکاب ہوتے تھے اور اتنے لمبے سفر میں جس میں واپسی بھی ناممکن ہے، آپ نے تیاری نہیں کی۔ ہارون الرشید نے یہ سنا تو رو پڑے اور کہا بہلول ؒ ہم تجھے دیوانہ سمجھا کرتے تھے۔ مگر آج پتہ چلا کہ تمہارے برابر کوئی حکیم نہیں۔ جاری ہے!

# تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:12

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

## ۹ھ کے واقعات ...... غزوۂ تبوک

اسی سال (ماہ رجب میں) غزوۂ تبوک ہوا۔ (جسے غزوۃ العسرہ اور ساعۃ العسرہ بھی کہا جاتا ہے) تبوک مدینہ منورہ سے شام کو جاتے ہوئے (وادی القریٰ اور شام کے درمیان) ایک جگہ کا نام ہے۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک مقام کی جانب تشریف لے گئے اور صاحب ایلہ (یہ بحر قلزم کے ساحل پر واقع ایک شہر ہے) کے ساتھ مصالحت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے ایلہ کے سردار کی طرف ایک والا نامہ بھی لکھ کر ارسال فرمایا۔

ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے ماہ رجب میں تشریف لے گئے اور غزوۂ تبوک کے موقعہ پر ہی ان تین بزرگوں کی توبہ کی قبولیت کا واقعہ پیش آیا جو غزوہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان تین بزرگوں (یعنی جلیل القدر صحابہ) کے نام مبارک یہ ہیں: (۱) حضرت کعب بن مالکؓ۔ (۲) حضرت ہلال بن امیہؓ۔ (۳) حضرت مرارہ بن ربیعؓ۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو دومۃ الجندل کی طرف اکیدر کو گرفتار کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور اکیدر بن عبدالملک اہل یمن میں سے تھا اور ہرقل کی جانب سے دومۃ الجندل کا حاکم وفرمانروا مقرر تھا۔ (آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے فرمایا تھا کہ وہ تمہیں شکار کھیلتا ہوا ملے گا) چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ اسے گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو جزیہ دے کر اپنی جان اور اپنا خون محفوظ کرنے پر صلح کر لی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دومۃ الجندل کی طرف (جزیہ لے کر) روانہ فرما دیا۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسی سال ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو لوگوں کے لئے امیر الحج مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو تین باتوں کے اعلان کرنے کے لئے بھیجا: (۱)...... سورۂ براۃ کی ابتدائی آیات کے اعلان کرنے کے لئے۔ (۲)...... اور یہ اعلان کرنے کے لئے کہ آئندہ سال کوئی مشرک حج کرنے کے لئے نہ آئے۔ (۳)...... کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔

خلیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالاعلیٰ بن الاعلیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں معمر نے ابواسحاق

سے، انہوں نے حارث سے، اور انہوں نے حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار باتوں کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا: (۱)...... جنت میں صرف اور صرف مؤمن جائے گا، کافر نہیں۔ (۲)...... آئندہ سال کوئی مشرک حج کرنے کے لئے نہ آئے۔ (۳)...... کوئی آدمی بھی بیت اللہ شریف کا ننگے طواف نہ کرے۔ (۴)...... اب کسی عہد والے کا کوئی عہد باقی نہیں۔

## واقعات متفرقہ

۱...... اسی سال اہل عرب کے مختلف وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۲...... اسی سال عطارد بن حاجب بن زرارہ آئے۔

۳...... اسی سال زبرقان بن بدر بھی حاضر ہوئے۔

۴...... اسی سال قیس بن عاصم آپ کی خدمت میں آئے۔

۵...... اسی سال ہی بنوتمیم کے معزز ترین آدمی عمر بن اہتم بھی حاضر بہ خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۶...... اسی سال بنوسعد بن بکر نے حضرت ضمام بن ثعلبہؓ کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ حضرت ضمام بن ثعلبہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اسلام قبول کیا۔ پھر واپس اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں بھی اسلام کی دعوت دی اور اسلامی تعلیمات ان کو سمجھائیں تو ان کی ساری قوم مسلمان ہوگئی۔

۷...... اسی سال وفد عبدالقیس آپ ﷺ کی خدمت میں آیا جس میں جارود اور منذر بن ساوی بھی تھے۔

۸...... اسی سال مسیلمہ بن حبیب الکذاب کے قبیلہ کا وفد بنوحنیفہ بھی آیا (لیکن خود مسیلمہ ملعون نہیں آیا تھا)

۹...... اسی سال ہی قبیلہ طے کا وفد بھی آیا جس میں اس قبیلہ کا سردار زید الخیل بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا۔ سب نے بہ طیب خاطر قبول کیا اور زید الخیل کا نام زید الخیر رکھا۔ رہے عدی بن حاتمؓ وہ اس کے بعد در اقدس پہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۱۰...... اسی سال فروہ بن مسیک المرادی بھی آپ ﷺ کی خدمت عالی میں آیا اور اسلام قبول کیا۔

۱۱...... اسی سال عمرو بن معدی کرب الزبیدی حاضر بہ خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۱۲...... اسی سال ۹ھ میں نجاشی شاہ حبشہ اصحمہؓ کا انتقال ہوا اور آپ ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

۱۳...... اسی سال ہی حضرت ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا۔

۱۴...... ابوعبیدہ ؒ کہتے ہیں کہ اسی سال ۹ھ میں فارس کے بادشاہ وارد شیر بن شیرویہ کو شہر ابراز نے قتل کیا اور پھر اسی سال شہر ابراز و بھی قتل کر دیا گیا۔ پھر اہل فارس نے بوران بنت کسریٰ کو بادشاہ بنا لیا۔

## ۱۰ھ کے واقعات

۱...... اس سال آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کیا (جسے حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ اور حجۃ الکمال بھی کہا جاتا ہے)

۲...... اسی سال رسول اللہ ﷺ نے ربیع الثانی یا جمادی الاوّل میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو بنو حارث بن کعب قبیلہ کی طرف نجران بھیجا۔ تاکہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جاکر ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے اس قبیلہ کے سردار کو والا نامہ بھی لکھ کر بھیجا تھا۔ جس میں اسلام کی دعوت دی تو بنو حارث بن کعب کا سردار آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ قبیلہ کے اور آدمی بھی تھے۔ وہ سب کے سب مشرف بہ اسلام ہوکر واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو ان کے ساتھ کیا تاکہ وہاں جاکر ان کو دین سمجھائیں اور انہیں سنت کی تعلیم دیں اور ان سے صدقات وصول کر کے مدینہ منورہ بھیجیں۔

۳...... اسی سال حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال پر ملال ہوا اور سورج گرہن بھی ہوا تھا۔

۴...... ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ اسی سال فارس کی ملکہ بوران بنت کسریٰ فوت ہوئی اور اس کی بہن بلزری بنت کسریٰ اس کی جگہ ملکہ بنی۔ جاری ہے!

---

### حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کا دورہ سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ ۱۷؍جنوری بروز منگل سفید مسجد سکھر میں اصلاحی پروگرام کے لئے تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب پروگرام شروع ہوا۔ حضرت خاکوانی کے خلیفہ خاص مولانا سید امین الدین پاشا نے مغرب کے بعد پروگرام کی غرض وغایت کو بیان کیا۔ بعد نماز عشاء پروگرام کا باقاعدہ آغاز قاری عبدالمتین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت قبلہ کے رفیق سفر بھائی محمد جعفر نے ہدیہ نعت پیش کی۔ مولانا سید امین الدین پاشا نے حضرت خاکوانی مدظلہ کو بیان کی دعوت دی۔ حضرت کا بیان دو گھنٹے جاری رہا۔ بعدازاں مراقبہ اور بیعت ہوئی۔ مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس سکھر، مولانا عبداللطیف اشرفی، بھائی محمد یونس آرائیں، قاری محمد اسماعیل، بھائی محمد شکیل، شیخ مولانا عبدالقادر، بھائی حافظ محمد ذاکر اور حافظ محمد طیب نے پروگرام کے انتظامات کئے۔ اگلی صبح ناشتہ کے بعد حضرت قبلہ خاکوانی مدظلہ بمع رفقاء اکرام جامعہ اشرفیہ سکھر تشریف لائے۔ مولانا قاری خلیل احمد بندھانی ؒ کی مغفرت وبلندی درجات کے لے دعا فرمائی۔ بعدازاں حضرت خاکوانی نے احباب سمیت محبوب گوٹھ صحابہ اکرام کے مزارت پر حاضری دی۔ مزارات پر کچھ دیر مراقبہ کیا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت اپنے رفقاء اکرام کے ساتھ محراب پور کے لئے روانہ ہوگئے۔

# عجیب وغریب

حافظ عتیق الرحمٰن

- ...... ارم لکھنوی کا اصل نام شہنشاہ حسین تھا۔
- ...... آغا شورش کاشمیری کا اصل نام عبدالکریم تھا۔
- ...... آغا شورش کاشمیری کا قلمی نام اسرار بصیری تھا۔
- ...... تاثیر مرحوم کا اصل نام احمد دین تھا۔ (ایم، ڈی مخفف)
- ...... نواب صدر یار جنگ کا اصل نام مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی تھا۔
- ...... مولانا حسرت موہانی ؒ کا اصل نام سید فضل الحسن تھا۔
- ...... مولانا ماہر القادری ؒ کا اصل نام منظور حسین تھا۔
- ...... علامہ حیرت بدایونی کا اصل نام منظور حسن تھا۔
- ...... زیڈ، اے بخاری کا اصل نام ذوالفقار علی بخاری تھا۔
- ...... آر، بی قادری ایڈووکیٹ کا اصل نام رزاق بخش قادری تھا۔
- ...... اے، ٹی نقوی کا اصل نام ابوطالب نقوی تھا۔
- ...... محمد بشیر احمد اپنے آپ کو ایم، بی احمد لکھتے تھے۔
- ...... جناب محمد علی جناح قائداعظم خود کو ایم، اے جناح لکھتے تھے۔
- ...... گاندھی جی اپنے دستخط ایم، کے گاندھی کے نام سے کیا کرتے تھے۔
- ...... عبدالمجید سالک اپنا قلمی نا ابورشید وجدانی استعمال کرتے تھے۔
- ...... تمنا عمادی کا اصل نام عبداللہ العمادی تھا۔
- ...... مولانا ابوالکلام آزاد ؒ کا اصل نام محی الدین تھا۔
- ...... بردہلوی کا اصل نام محمد اسحاق تھا۔
- ...... مولانا زاہد الراشدی کا اصل نام عبدالمتین خان ہے۔
- ...... مولانا محمد ضیاء القاسمی کا اصل نام محمد تھا۔
- ...... جناب عارف نوشاہی کا اصل نام رضاء اللہ شاہ تھا۔
- ...... جناب تحسین فراقی کا اصل نام منظور اختر تھا۔

- ...... جناب پرتو روہیلہ کا اصل نام منظور اختر تھا۔
- ...... جناب حسرت کوہائی کا نام شیخ محمد اکرام تھا۔
- ...... ملکہ ترنم نور جہاں کا اصل نام اللہ وسائی تھا۔
- ...... جناب ابن الحسن عباسی کا نام مسعود باللہ ہے۔
- ...... جناب مشفق خواجہ کا اصل نام خواجہ عبدالحی تھا۔
- ...... جناب حکیم عثمانی کا اصل نام احتشام الٰہی تھا۔
- ...... جناب نعیم صدیقی کا اصل نام فضل الرحمن تھا۔
- ...... جناب اختر شیرانی کا اصل نام محمد داؤد تھا۔
- ...... جناب انور سدید کا اصل نام محمد انوار الدین تھا۔
- ...... جناب شورش ملک کا اصل نام خان بیگ تھا۔
- ...... جناب ضبط قریشی کا اصل نام محمد اسلم تھا۔
- ...... جناب نسیم حجازی کا اصل نام محمد شریف تھا۔
- ...... جناب حفیظ تائب کا اصل نام عبدالحفیظ تھا۔
- ...... جناب ابن انشاء کا اصل نام شیر محمد خان تھا۔
- ...... حکیم نورالدین بھیروی کو مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں ’’چٹا ککڑ‘‘ کہتی تھی۔

مرزا محمود کی شکل بڑی حد تک حکیم نورالدین سے ملتی تھی۔ دنیا بھر کے مرزائی اپنے گرو مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المؤمنین کہتے ہیں۔ لیکن کہیں بھول کر ایک دفعہ بھی حکیم نورالدین نے ام المؤمنین نہیں کہا۔ نہ کہیں لکھا ہے۔ قادیانی حضرات اس حقیقت پر غور کریں۔ تاکہ وہ اس کی گہرائی تک پہنچ جائیں۔

مرزا قادیانی خود اور اس کے ماننے والے مرزا قادیانی کی زندگی میں مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء لکھتے رہے۔ ایک بار مرزا قادیانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری عمر اسی (۸۰) سال یا دو، چار، پانچ، چھ سال کم یا زیادہ ہوگی۔ تو اس وعدہ کے مطابق مرزا قادیانی کی عمر ۷۴ سے ۸۶ سال کے درمیان ہونی چاہئے تھی۔ لیکن مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء ہے اور وفات ۱۹۰۸ء ہے تو مرزا قادیانی کی عمر انہتر (۶۹) سال بنتی ہے۔

مرزا قادیانی کی بات غلط ہوئی۔ اپنے متنبی کی غلط بات کو ثابت کرنے کے لئے پوری قادیانیت نے اس جھوٹ پر اجماع کر لیا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء کی ہے۔ تاکہ کسی طرح مرزا قادیانی کی عمر ۷۴ سال ہو جائے۔ اس پر امت مسلمہ نے قادیانیوں سے کہا کہ کسی ایک مرزائی کی تحریر دکھا دو جس نے

مرزا قادیانی کی زندگی میں مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء لکھی ہو۔

اب یہ دونوں باتیں کہ مرزا قادیانی کی بیوی کو حکیم نورالدین نے کہیں ام المؤمنین کہا ہو یا لکھا ہو یا کسی مرزائی نے مرزا قادیانی کی زندگی میں مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء لکھی ہو دیکھادیں۔

ڈیڑھ سو سال بیت گیا۔ لیکن ان دو باتوں کا قادیانی جواب نہیں دے پائے۔ رہی یہ بات کہ مرزا محمود کی شکل حکیم نورالدین سے ملتی تھی۔ وہ تو کسی بھی سیکالوجی کے ماہر کو مرزا محمود اور حکیم نورالدین کی فوٹو دکھا کر تسلی کی جاسکتی ہے۔

### دو لطیفے

۱...... ایک ماہنامہ رسالہ کا نام ''عصمت'' تھا۔ ایک صاحب کے ہاتھوں وہ رسالہ پھٹ گیا تو دوسرے صاحب نے کہا کہ آپ نے عصمت دری کر دی۔

۲...... ایک مجلس میں ایک شاعر نے پہلو بدلتے ہوئے بڑی عاجزی و بے قراری سے کہا: ''اللہ!'' ادھر جوش ملیح آبادی نے سنتے ہی کہا: جی! ''میں حاضر ہوں۔'' اس پر پہلے شاعر نے فی البدیہ کہا کہ: ''شیطان کہاں آٹپکا'' اس دن کے بعد جوش ملیح آبادی کی چڑ پڑ گئی کہ ''کہاں آٹپکا'' جو بھی کوئی جوش ملیح آبادی کی مجلس میں کہتا یہ کہاں آٹپکا۔ بس اس پر منوں پانی پڑ جاتا۔ گویا ''کہاں آٹپکا'' اس کے لئے لاحول ولاقوۃ کا کام کرتا تھا۔

---

### مولانا مفتی حفیظ اللہ ؒ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے امیر مولانا مفتی حفیظ اللہ ؒ ۲ر فروری بروز جمعرات کو دار فانی سے کوچ فرمائے گئے۔ مولانا مرحوم نے حافظ محمد سرفراز ؒ کے گھر آنکھ کھولی۔ دارالعلوم کبیروالا کے فاضل اور پیر مولانا عزیز الرحمن ہزاروی کے خلیفہ مجاز تھے۔ بھکر شہر کی جامعہ مسجد امیر حمزہ میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مسجد سے متصل مدرسہ عربیہ عزیز العلوم بھی قائم کر رکھا تھا۔ خوب محنتی اور ورکر انسان تھے۔ بھکر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے۔ مولانا مرحوم نے اپنے مرشد سے عرض کی کہ ختم نبوت کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے۔ اس کے متعلق کوئی حکم ارشاد فرمائیں۔ اس پر پیر صاحب نے فرمایا کہ ختم نبوت کے محاذ پر ایک کارکن بن کر خدمت کرو اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کا خوب کام کرو چاہے۔ اس کے لئے آپ کو گھٹنوں کے بل ہی چل کر کیوں نہ جانا پڑے۔ مولانا مرحوم نے اپنے ضلع میں ختم نبوت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ پاک مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

# مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی چل دیئے

مولانا اللہ وسایا

پاکستان کے نامور عالم اور ماہر مدرس استاذ العلماء مولانا خدا بخش صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ۲ر فروری ۲۰۱۷ء کو ملتان میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ اصلاً میلسی کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ دارالعلوم کبیروالا میں امام الصرف والنحو حضرت مولانا منظور الحق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض کیا۔ پھر جامعہ خیرالمدارس ملتان میں داخل ہوئے۔ دورۂ حدیث شریف یہاں سے کیا۔ آپ کا شمار جامعہ خیرالمدارس کے ممتاز فضلاء میں ہوتا تھا۔ آپ جامع الخیر حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے منظور نظر شاگرد تھے۔ فراغت کے بعد استاذ محترم نے مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ کو احیاء العلوم ماموں کانجن میں تدریس کے لئے بھیج دیا۔ آپ نے اشاعت العلوم چشتیاں، پنڈی گھیپ میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ جامعہ قاسم العلوم میں آٹھ سال آپ نے پڑھایا۔ پھر مادر علمی خیرالمدارس ملتان میں مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ نے پچیس سال پڑھایا۔ آپ جامعہ خیرالمدارس میں فارسی سے لے کر دورۂ مشکوٰۃ شریف تک مسلسل کتابیں پڑھاتے رہے۔ آپ کو یہاں شیخ الادب کا منصب بھی تفویض کیا گیا۔ تغلق روڈ پر مسجد کھنڈاں والی میں آپ نے امامت وخطابت کے سالہا سال فرائض سرانجام دیئے۔

مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ مادہ تاریخ نکالنے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ نے قمری اعتبار سے اسی سال عمر پائی ہے۔ مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ فارسی زبان کے نامور اور ماہر استاد تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ نے طلباء کے پڑھانے کے لئے فارسی کا رہبر ابواب الصرف جدید بھی تیار کیا۔ جس سے اساتذہ وطلباء سب نے برابر فائدہ حاصل کیا۔ مولانا فارسی نظم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ خود بھی فارسی اور اردو زبان میں بہت اچھی نظمیں کہہ لیتے تھے۔ ندیم تخلص تھا۔ محفل ندیم مجموعہ کلام ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی لوح قبر پر آپ کی کہی ہوئی فارسی کی خوبصورت نظم کندہ ہے۔

مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں کے دل وجان سے عاشق تھے۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے عاشقانہ اور مخلصانہ تعلق خاطر تھا۔ ان کی خدمات کے مناد تھے۔ بہت معتدل طبیعت پائی تھی۔ مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ملک کے ان خوش نصیب علماء کرام میں سے تھے جنہیں دنیا میں صرف ''کتاب'' سے عشق کامل تھا۔ کتابوں کے اسی عشق کامل میں آپ نے پوری زندگی صرف کردی۔ حق تعالیٰ

نے آپ کو کتب جمع کرنے اور اپنے کتب خانہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا وہ ذوق دیا تھا جس پر رشک آتا تھا۔ اس وقت شخصی لائبریریوں میں آپ کی بہت ہی قابل قدر لائبریری ہے۔

بلاشبہ ہزاروں کتب پر مشتمل یہ لائبریری اسلامیان ملتان کے لئے گرانقدر عطیہ رہی ہے۔ مولانا خدا بخش ؒ کو کتابوں کو جمع کرنے اور ان کی حفاظت کا قدرت نے ایسا عمدہ ذوق ودیعت فرمایا تھا کہ دیکھنے والا عش عش کر اٹھا۔ آپ نایاب کتابوں کو جمع کرنے کے ماہر تھے۔ قصبہ قصبہ، شہر شہر، ملکوں ملکوں پھرے اور کتابوں کو جمع کیا۔ جمعہ یا اتوار کو لاہور، کراچی ایسے شہروں میں پرانی کتابوں کی مارکیٹ لگنے پر جاتے اور بوریاں بھر کر خرید لاتے۔ ان کی خوبصورت جلد تیار کراتے۔ ان پر کاغذ لگاتے۔ اس کو دھاگے سے باندھتے۔ اس کے اوپر شاپر چڑھاتے۔ پردہ در پردہ کتاب کی حفاظت کے لئے ایسے طریقے ایجاد کئے جس سے ان کی کتابوں سے دلی وابستگی اور قدردانی عیاں ہوتی تھی۔ کتاب خریدنے کے ایسے حریص تھے کہ ایک ایسی کتاب جو آپ کے پاس پہلے سے موجود ہوتی اگر کہیں سے عمدہ نسخہ اچھے مطبع کا مل جاتا تو اسے بھی خرید لیتے۔ یہ نہ سوچتے تھے کہ پہلے سے موجود ہے۔ دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے ان کے ذوق عالی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ بہتر سے بہتر کتاب کی تلاش میں ہر وقت مستعد و جویا رہتے تھے۔ مطالعہ کے لئے کتابوں کو دینے میں بھی وہ بہت محتاط تھے۔ بعض دوست انہیں بخیل ہونے کا طعنہ دیتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ کتاب کی جدائی کے روادار نہ تھے۔ ساری زندگی وہ کتابوں کے حصول کی جدوجہد اور سعی بلیغ میں مست الست رہے۔ اس حوالہ سے وہ جہاں نادر کتابوں کا ذخیرہ اپنے پاس رکھتے تھے۔ وہاں وہ نادر دماغ بھی کتب کی تلاش میں رکھتے تھے۔ اب یہ عمدہ ذوق عنقاء ہو رہا ہے۔ کتب بینی کا چکا ختم ہوگیا ہے۔ کتب جمع کرنے اور لائبریری بنانے کا تو خیر کہنا ہی کیا کہ یہ جنس نایاب ہے۔ اس حوالہ سے ان کا اس دنیا سے جانا ایک عبقری انسان کے وجود سے ہمارے لئے محروم ہونا ہے۔

مولانا خدا بخش ؒ کا رنگ گورا، بال سفید، چہرہ کتابی، قد درمیانہ، جسم سڈول، اعضاء ونقش متناسب، صحت بہت اچھی، چال ڈھال میں پھرتی، چہرہ ہنس مکھ، طبیعت ہنسوڑ تھی۔ آپ علمی لطائف وظرائف میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ بسا اوقات لطائف میں الفاظ کے حجابات بھی ہٹ جاتے تھے۔ عابد، زاہد تھے۔ طبیعت جفاکش پائی تھی۔ لباس سادہ مگر اجلا استعمال کرتے تھے۔ قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی ؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مولانا خدا بخش ؒ کو قدرت نے گوناگوں خوبیوں ومحاسن کا مجموعہ بنایا تھا۔ درس وتدریس سے محافل ومجالس تک زندگی بھر خوشبو بکھیرتے رہے۔

ہمارے ملک میں کنڈیارو سندھ قاسمیہ لائبریری بڑی وقیع لائبریری ہے۔ اس کے ناظم شیخ الحدیث ڈاکٹر مولانا محمد ادریس سومرو، مولانا خدا بخش ملتانی ؒ اور فقیر راقم جب ملتان اکٹھے ہوتے تو ایک تکون سی بن

جاتی جو بہت بھلی لگتی تھی۔ مولانا خدا بخش ؒ کتابیں دینے میں بہت ہی محتاط تھے۔ لیکن راقم پر اعتبار کرتے۔ کتاب خود دے جاتے پھر لے جاتے۔ مجلس کی کوئی تازہ طبع سامنے آتی تو ضرور لیتے۔ ہائے اب صرف یادیں رہ گئیں۔ ان کا وجود بہت ساری روایات کا امین تھا۔ وہ کیا گئے کہ اچھی روایات بھی ماتم کناں نظر آتی ہیں۔ رحمت حق کے پھول سدا ان کی تربت پر برستے رہیں۔ مغفرت باری تعالیٰ کی شبنم سے ان کی قبر مبارک شرابور رہے۔ ملتان ابدالی مسجد میں جنازہ ہوا۔ ملتان کے علم وفضل کے حامل حضرات کا قابل رشک اجتماع تھا۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد عیسیٰ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ چاروں بیٹے عالم وفاضل ہیں۔ زہے نصیب!

اپنی مادر علمی خیرالمدارس سے تدریس کا تعلق منقطع ہوا تو اپنے قائم کردہ مدرسۃ البنات ولائبریری کے لئے وقف ہوگئے تھے۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔ آمین!

## دروس ختم نبوت بسلسلہ تحفظ ناموس رسالت سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام دروس ختم نبوت بسلسلہ تحفظ ناموس رسالت یکم فروری بروز بدھ تا ۱۹؍فروری بروز اتوار پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس سیالکوٹ اور مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ عالمی مجلس سیالکوٹ کی نگرانی میں گیارہ پروگرام منعقد ہوئے: یکم فروری بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد خاص چائنہ چوک سیالکوٹ میں مولانا سجاد احمد نے، ۳؍فروری بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد جہانگیری اقبال روڈ سیالکوٹ میں مولانا شہباز احمد حنفی نے، ۴؍فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت بن والی حاجی پورہ مولانا محبوب الٰہی ہزاروی نے، ۶؍فروری بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد تقویٰ گجر ٹاؤن میں مولانا حافظ محمد اسلم نے، ۷؍فروری بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد نور رحمٰن پوری فتح گڑھ سیالکوٹ میں مولانا فقیر اللہ اختر نے، ۸؍فروری بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت غوث فتح گڑھ سیالکوٹ میں مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی نے، ۸؍فروری بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد امیر معاویہ نیکا پورہ سیالکوٹ میں مولانا محمد عاصم شہزاد نے، ۱۲؍فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہ پسرور روڈ سیالکوٹ میں مولانا حماد انذر قاسمی نے، ۱۲؍فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد موتی شاہ آباد حاجی پورہ سیالکوٹ میں مولانا خان فاروقی نے، ۱۹؍فروری بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد یوسف بنوری ؒ الہادی ٹاؤن سیالکوٹ میں مولانا محمد طیب زاہد نے اور ۱۹؍فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ چوک امام سیالکوٹ میں مولانا مفتی عارف حسین نے بیانات فرمائے۔ تمام پروگراموں میں مقررین نے قانون تحفظ ناموس رسالت کے دفاع کی تائید حاصل کی اور حکومت سے آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد میں جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ کی روشنی میں چھ نکاتی ایجنڈے پر عملدرآمد کا مطالبہ کیا۔

# سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

رحیم آباد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی لغاری برادری کے بزرگ رہنما، نامور شخصیت اور اپنے علاقے کے بڑے زمیندار جناب سردار میر عالم خان لغاری بھی وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔

سردار میر عالم خان رحمۃ اللہ علیہ، لغاری خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد سردار رحیم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ ڈی، آئی، جی کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد مدینہ طیبہ میں مقیم ہوگئے اور اب ریاض الجنۃ میں ابدی استراحت کرتے ہیں۔ آپ نے گریجویٹ تک بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی سے تعلیم حاصل کی۔ خاندان کا پورا ماحول دیندار تھا۔ آپ نے بھی کوئی سرکاری ملازمت کرنے کی بجائے زمیندارہ سے تعلق رکھا۔ آپ کا بیعت کا تعلق خانقاہ مسکین پور کے بانی مولانا فضل الٰہی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں قائم کیا۔ سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق قائم ہوا تو اس میں اتنی ترقی ہوئی کہ آپ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص اور پرائیویٹ سکرٹری کا درجہ حاصل کر لیا۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے سفر و حضر، اندرون و بیرون ملک کے اسفار کے خدمت گار و حاضر باش رہے۔ انہیں خدمات اور اعتماد کے باعث ایک زمانہ میں جناب لغاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے منتظم بھی رہے۔

جب حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۷۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے اور آپ نے مجلس کی اپنی امارت میں شوریٰ نامزد فرمائی۔ اس میں سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مرکزی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا۔ پھر پوری تحریک کے دوران بلکہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک برابر سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے حل و عقد میں شریک رہے۔ اس دوران مجلس کے کاز کے لئے سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔

دریں اثنا شیخ الاسلام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان کی بنیاد رکھی تو اس کی تعمیرات کی کمیٹی کے نگران اعلیٰ سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ موجودہ مرکزی دفتر کی پرشکوہ عمارت کی ساخت پرداخت میں مرحوم لغاری صاحب کا وافر حصہ ہے۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلم کالونی چناب نگر میں مسجد و مدرسہ کے لئے جو پلاٹ حاصل کیا۔ اس کی تعمیرات

اور نقشہ کے لئے سردار صاحب ؒ مولانا تاج محمود ؒ اور مولانا محمد شریف جالندھری ؒ کے شانہ بشانہ رہے۔ غرض آپ کی خدمات ختم نبوت کی شاندار تاریخ ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ کے وصال کے بعد عالمی مجلس کے امیر حضرت خواجہ خان محمد ؒ منتخب ہوئے تو آپ نے بھی سردار عالم خان لغاری ؒ کی شوریٰ کی رکنیت بحال رکھی۔ مرکزی ناظم اور امیر مرکزیہ کے شہر کے عہدوں سے بھی سرفراز فرمایا۔ سردار میر عالم خان ؒ جب حضرت بنوری ؒ کے خادم خاص تھے۔ اس زمانہ میں حضرت بنوری ؒ جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی فرماتے تھے۔ تب لغاری صاحب ؒ بھی کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدے دار رہے۔ اسی طرح رحیم یار خان میں جمعیۃ کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔

حضرت شیخ بنوری ؒ کے بعد سردار صاحب ؒ کے والد گرامی ؒ نے مدینہ طیبہ میں قیام کا ارادہ کیا تو سردار صاحب ؒ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ قیام پذیر ہوگئے۔ سال بھر میں ایک آدھ بار دونوں باپ بیٹا پاکستان تشریف لاتے اور پھر واپس مدینہ طیبہ کی خاکروبی کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ کے والد گرامی ؒ کا مدینہ طیبہ میں وصال ہوا۔ پھر بھی سردار صاحب ؒ نے مدینہ طیبہ میں قیام رکھا۔ صحت گرنے لگی تو اپنی خدمت کے لئے ایک ساتھی کو ساتھ رکھنا شروع کردیا۔ جو حجاز مقدس اور پاکستان میں آپ کے ساتھ رہتے۔ زہے نصیب! کہ سردار صاحب ؒ قریباً چالیس سال کا طویل زمانہ مدینہ طیبہ کی برکات کو اپنے اندر جذب کرتے رہے۔ آج سے چند سال پہلے فقیر نے خود دیکھا کہ بڑھاپے کے باوجود رمضان المبارک کی تراویح تک کو بڑے اہتمام کے ساتھ ادا کرتے۔ تمام نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت ادا ہوتیں۔ سردار صاحب ؒ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو ملاقات کی کوئی ترتیب نکل آتی۔ دیانت داری کی بات ہے کہ ان میں بڑے لوگوں کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔

چند سال پہلے آپ پاکستان تھے کہ ختم نبوت چناب نگر کانفرنس کی تاریخیں آگئیں۔ آپ نے اپنے نواسے ڈاکٹر محمد عابد خان خاکوانی کے ذریعہ کانفرنس میں شرکت کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اسی سال حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی کراچی سے بھی تشریف لائے۔ مولانا محمد عبداللہ ٹوبہ سے بھی آگئے۔ جب سردار صاحب ؒ جامعہ علوم الاسلامیہ میں ناظم تھے تو حضرت مولانا یحییٰ مدنی کا زمانہ تعلیم تھا۔ یہی حال مولانا محمد عبداللہ کا تھا۔ اب یہ تینوں حضرات بڑھاپے کے آخری مرحلہ سے دوچار تھے۔ تاریخ کی باقیات الصالحات جمع ہوگئیں تو یادوں کے دریچے وا ہوگئے۔ ان حضرات کا خوب وقت گزرا۔ اس اتفاقی ملاقات پر فرحاں وشاداں تھے۔ کانفرنس کے دوران اسٹیج پر بھی سردار صاحب ؒ تشریف لائے۔ اپنے ہاتھوں لگائے چمن کو دیکھا تو خوشی سے آنسو چھلک پڑے۔ ہماری سعادت ہے کہ وہ ہمارے بزرگوں کے ساتھی اور ہمارے بزرگ تھے۔ بہت

ہی طبیعت میں انہوں نے ان دنوں انبساط محسوس فرمایا۔ واپسی پر خوشی اور مبارک باد کا پیغام بھی بھجوایا۔

فقیر جنوری کے آخری عشرہ سے فروری کے آخر تک دفتر مرکزیہ سے قریباً باہر رہا۔ اس دوران روزنامہ اسلام میں آں مرحوم کے وصال کی خبر پڑھی۔ ۲۰ ؍فروری ۲۰۱۷ء پیر کی روز شام چار بجے شیخ زاہد ہسپتال رحیم یار خان میں وصال فرمایا۔ اسی رات دس بجے اپنے آبائی گاؤں رحیم آباد میں سپرد خاک ہوئے۔ تقدیر الٰہی کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ اس بار مدینہ طیبہ گئے تو ارادہ لے کر گئے کہ واپس نہیں آنا۔ لیکن خاندان کے افراد کی بعض شادیوں کے باعث ورثاء نے اتنا مجبور کیا کہ سفر کرلیا۔ چالیس سال قیام مدینہ کے باوجود وصال پاکستان میں ہوا۔ انسان لاکھ چاہے، ہوتا وہی ہے جو تقدیر کا لکھا ہے۔

۲۳ ؍فروری ۱۹۲۷ء کو اس دنیا میں آئے۔ ۲۰ فروری ۲۰۱۷ء کو واپس لوٹ گئے۔ یوں تاریخ کا ایک نوے سالہ باب مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ خوبیوں والے بڑے انسان تھے۔ ایک بار فقیر نے غالباً مدینہ طیبہ میں ملاقات پر عرض کیا کہ آپ نے بہت لمبا وقت حضرت بنوری رحمہ اللہ کے ساتھ گزارا۔ کوئی خاص بات؟ تو آبدیدہ ہوگئے۔ فرمایا: مولانا! حضرت بنوری رحمہ اللہ سے مجھے نفع بھی بہت حاصل ہوا اور نقصان بھی بہت اٹھایا۔ فقیر نے عرض کیا نفع کی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ مگر نقصان کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ تو فرمایا: ''حضرت بنوری رحمہ اللہ کے بعد اب کوئی آدمی اس معیار کا آنکھوں میں جچتا نہیں۔'' اس سے بہتر حضرت بنوری رحمہ اللہ کو ایک جملہ میں کیا خراج تحسین پیش ہوسکتا ہے جو لغاری صاحب رحمہ اللہ نے پیش کیا۔ لیجئے! خادم اور مخدوم پھر ایک نئے جہان میں یکجا ہوگئے۔ فلحمدللہ!

## ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد ودھے خان والی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مجلس کہروڑپکا کے نائب امیر مولانا منیر احمد ریحان نے تمہیدی گفتگو فرمائی اور مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی کو دعوت خطاب دی۔ آخر میں مولانا محمد قاسم رحمانی کا تفصیلی بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران ناموس رسالت قانون میں ترمیم کا سوچ رہے ہیں جس کی بھرپور انداز میں مذمت کرتے ہیں۔ قانون ۲۹۵سی میں کسی بھی قسم کی ترمیم ناقابل قبول ہوگی۔ حکمران قادیانیت نوازی سے باز رہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس موقع پر عالمی مجلس کہروڑپکا کے جنرل سیکرٹری محمد امیر ساجد، ناظم مالیات میاں محمد عمران، جمعیت علماء اسلام کہروڑپکا کے قاری محمد اقبال، شیخ عزیز الدین مہتمم مسجد ودھے خان والی، جناب محمد عبداللہ ودیگر کئی مذہبی اور سیاسی شخصیات بھی موجود تھیں۔

# مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

مولانا اللہ وسایا

مولانا محمد علی صدیقی ۲۶ر فروری ۲۰۱۷ء کو کراچی میں وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ محترم ڈاکٹر دین محمد فریدی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی پیدائش ہرنولی ضلع میانوالی میں ۵ر جولائی ۱۹۶۷ء میں ہوئی۔ آپ نے سات جماعتوں تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔ پھر سکول سے دینی تعلیم کی جانب قدرت نے رخ موڑ دیا۔ آپ کے والد آپ کو خانقاہ سراجیہ میں داخلہ کے لئے لے گئے۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا نام پہلے والدین نے شوکت علی تجویز کیا تھا۔ حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے شوکت علی کے بجائے محمد علی نام تجویز کیا اور مدرسہ سراجیہ کندیاں میں آپ کا داخلہ ہوگیا۔ یہاں آپ نے ناظرہ، ابتدائی کتب، صرف، نحو کی ثالثہ تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ خیرالمدارس ملتان میں قریباً ایک سال پڑھا۔ سال کے آخری تین ماہ حضرت مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مشکوٰۃ شریف تک کے درجات کے لئے بھل میں مولانا عبدالمجید صاحب کے ہاں کسب فیض کیا۔

حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فاروق آباد کے مدرسہ اسلامیہ میں دورہ حدیث شریف کی تعلیم مکمل کی۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا گھرانہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ تھا۔ آپ بھی شعور کے دور سے ہی مجلس سے وابستہ ہوئے۔ تعلیم کے دوران میں سالانہ تعطیلات مرکزی دفتر یا جہاں ڈیوٹی لگاتا وہاں گزارتے۔ دورہ حدیث سے فراغت کے بعد باضابطہ مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوئے۔ راولپنڈی، اسلام آباد، کوئٹہ وغیرہ میں خدمات سرانجام دیں۔ عمر کے آخری دس، پندرہ سال میر پور خاص، بدین، عمر کوٹ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔

مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی نظریاتی، جفاکش اور محنتی عالم دین تھے۔ سراپا مجلس تھے۔ ان کے ذمہ جو کام تفویض ہوتا۔ وہ آپ ہمہ تن سرانجام دیتے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جماعت کے تمام کاموں میں پیش پیش رہے۔ آپ ہر دلعزیز آدمی تھے۔ خوب فرحاں طبیعت پائی تھی۔ ہر وقت سدابہار رہتے تھے۔ جس مجلس میں ہوتے اسے سدابہار بنادیتے۔ خانقاہ سراجیہ سے بیعت کا تعلق تھا جو ایمان وعقیدہ کی طرح آخر تک غیر متزلزل رہا۔

مجلس کے تمام بزرگوں کی دل وجان سے اطاعت کی۔ ویسے آپ کی یہ بھی نمایاں خوبی تھی کہ

جہاں جاتے ساتھیوں میں گھل مل جاتے۔ ساتھیوں کی خوشی غمی میں برابر شریک ہوتے۔ اس خوبی نے جماعتی دوستوں کے دلوں میں آپ کے لئے بے پناہ محبت کے جذبات پیدا کر دیئے تھے۔ حق تعالیٰ شانہ نے آپ پر کرم کا معاملہ کیا۔ آپ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں آپ کو مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا بھی ساتھ حاصل تھا۔ جماعتی نظم کی مقدور بھر پابندی کرتے تھے۔ غرض خالصۃً جماعتی مزاج تھا۔

جب سے چناب نگر ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی۔ آپ برابر اس میں شریک وسہیم رہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے بجلی وسپیکر کا نظم آپ کے ذمہ ہوتا تھا۔ اپنے حلقے سے پندرہ بیس دن پہلے تشریف لاتے۔ چناب نگر کے قرب وجوار کا تبلیغی ودعوتی دورہ کرتے۔ کانفرنس شروع ہونے سے تین چار روز پہلے چناب نگر آجاتے۔ اپنے ذمہ کام کی دن رات نگرانی کرتے۔ کانفرنس کی درمیانی رات تو پوری جاگ کر گزارنا آپ کے معمولات کا حصہ تھا۔ جمعرات کی صبح درس سے اگلے روز عصر کی اختتامی دعا تک ہمہ جہت مستعدی کے ساتھ اپنا کام سمجھ کر اس کو سرانجام دینا آپ کی وہ خوبی ہے جو بھلانے سے بھی نہ بھولائی جاسکے گی۔ پورے ملک کے جماعتی حلقے سے تعارف تھا۔ اس لئے کانفرنس پر تشریف لانے والے تمام مہمانوں کے لئے راحت کا سامان بہم پہنچاتے۔ واقعی آپ کے وصال سے بہت خلا پیدا ہوگیا ہے۔

آج سے قریباً دو ماہ قبل فقیر کا کراچی جانا ہوا۔ منظور آباد کالونی کی کانفرنس میں آپ کے والد ڈاکٹر دین محمد فریدی نے ملاقات پر بتایا کہ محمد علی کی صحت گررہی ہے۔ ایک ماہ آرام کے لئے گھر پر گزارنے کی خاطر چھٹی دے دیں۔ اگلے روز میر پور خاص جانا تھا۔ مولانا محمد علی صدیقی داعی تھے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ صحت کا معلوم کیا تو بتایا کہ پہلے کی نسبت اب ٹھیک ہوں۔ علاج چل رہا ہے۔ افاقہ ہے۔ ملتان میٹنگ تھی۔ اس کے بعد مہینہ تک گھر رہے۔ پھر حلقہ میں ڈیوٹی پر چلے گئے۔ ہفتہ عشرہ کام کیا تو صحت گرنے لگی۔ کراچی آگئے۔ علاج شروع ہوا۔ کئی ٹیسٹ ہوئے۔ سب کا نتیجہ مثبت بتایا گیا۔ وفات سے کچھ گھنٹے قبل طبیعت بگڑی تو ہسپتال کے انتہائی نگہداشت میں منتقل ہوئے۔ پھر مصنوعی سانس کی مشین بھی لگائی گئی۔ علاج بھی جاری رہا اور زندگی کا سفر بھی جاری رہا۔ زندگی کا سفر اختتام کو پہنچا تو علاج سے بھی چھٹی ہوگئی۔

آپ کی میت دفتر کراچی لائی گئی۔ اگلے روز بنوری ٹاؤن کراچی میں عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے جنازہ پڑھایا۔ کراچی واندرون سندھ کے رفقاء نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اسی روز جہاز کے ذریعے آپ کا جنازہ لاہور لایا گیا۔ لاہور ایئرپورٹ سے ایمبولنس کے ذریعہ بھکر لایا گیا۔ اگلے روز ۲۷ فروری کو دس بجے بھکر میں مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب کی اقتداء میں جنازہ ہوا۔ یوں قبل از ظہر آخری جائے آرام میں سو گئے۔ اللہ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کی سیئات کو حسنات سے مبدل فرمائیں اور جنت کا مقام رفیع انہیں نصیب ہو۔ آمین!

# حاجی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

مولانا اللہ وسایا

۱۹رفروری ۲۰۱۷ء بروز اتوار شام ۳ بجے چارسدہ اپنے گھر کی دہلیز پر جناب حاجی کلیم اللہ شہید کر دیئے گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! محترم جناب حاجی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر پر تھے۔ مین گیٹ پر دستک ہوئی۔ مرحوم کا دس سالہ بیٹا دروازہ پر گیا تو دو موٹر سائیکل سواروں نے بیٹے کو کہا کہ اپنے ابو کو بلاؤ۔ بیٹے نے جا کر والد صاحب سے عرض کیا کہ اس طرح دروازہ پر دو آدمی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ حاجی صاحب دروازہ پر گئے۔ علیک سلیک ہوئی۔ سکوٹر سواروں نے کہا پہلے پانی پلاؤ۔ حاجی صاحب نے بیٹے سے کہا پانی لاؤ۔ ان دونوں کو پانی پلایا۔ پانی پینے کے بعد انہوں نے حاجی کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر فائر کیا اور حضرت حاجی صاحب معصوم بیٹے کے سامنے اپنے گھر کی دہلیز پر ظلم کا نشانہ بن کر جاں بحق ہو گئے۔

حاجی مرحوم کی عمر بمشکل ۳۸ سال ہوگی۔ رعنا، جواں سال، کڑیل قد کے گھبرو صحت مند اور توانا خوبصورت، ہنس مکھ، دلآویز مسکراہٹوں کے ساتھ ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ بعض لوگ دنیا میں صرف جنت کمانے کے لئے آتے ہیں۔ برادرم کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود بھی انہیں لوگوں میں سے تھا۔ اپنے حلقہ احباب و برادری و جماعتی زندگی میں کوئی ایسا خیر کا کام نہیں ہوتا تھا جس میں حاجی کلیم اللہ مرحوم حصہ نہ لیتے ہوں۔ اس وقت وہ چارسدہ میں اپنی یونین کونسل کے جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔ مرحوم خود عالم دین نہ تھے۔ لیکن علماء کرام کی صحبت کی ہر دم حاضر باش شخصیت تھے۔ چہرہ پر سنت رسول ﷺ سے ایسی نورانی کیفیت تھی کہ پہلی بار ملنے والا شخص پہلی نظر دیکھتے ہی آپ کو عالم دین تصور کرتا۔ علماء حق کی سنگت نے آپ کو سراپا دین کا عامل بنا دیا تھا۔ ابھی چند ماہ ہوئے عمرہ کر کے تشریف لائے۔ حق تعالیٰ جناب مرحوم کی تربت پر اپنی مغفرت کی سدا موسلا دھار بارش نازل فرمائے۔ ان کے جانے سے ان کے پورے حلقہ احباب و برادری اور رشتہ داروں میں ویرانی نے ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ چہار سو اداسی چھا گئی ہے۔ مرحوم کیا گئے کہ بہت سارے ضروری امور یکدم متاثر ہو گئے۔ آپ کی شہادت نے تمام حلقہ پر سکتہ کا عالم طاری کر دیا۔ مرحوم ایسے کریم النفس تھے کہ بظاہر برادری، حلقہ احباب، حلقہ کاروبار میں کسی سے رنجش نہ تھی۔ نہ کوئی خاندانی پرانی مخاصمت کا سوال تھا۔ اچانک غیر متوقع طور پر یہ حادثہ ہوا اور چہار جانب کئی سوالات پیدا کر گیا۔ جمعیت علماء اسلام سے مرحوم کی دلی والہانہ و جذباتی وابستگی، قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے مخلصانہ و نیاز مندانہ محبت و مودت کا تعلق مثالی تھا۔

شہادت سے چند دن پہلے دوستوں سے کہا کہ افسوس میں عالم دین نہ بن سکا۔ اللہ کریم نے ان کی یہ حسرت یوں پوری فرمادی کی آپ کی شہادت پر الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا نے اپنی خبروں میں ان کو مولانا کلیم اللہ قرار دیا۔ کوئی بعید نہیں کہ علماء سے محبت اوران کے نیک اعمال کے باعث اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں زمرۂ علماء میں شمار فرمائیں۔ وما ذالك علىٰ الله بعزيز.

برادر کلیم اللہ محبتوں کا مجموعہ تھے۔ سراپا محبت تھے۔ ہر ایک سے وہ محبت سے پیش آئے۔ گئے تو سب کو غمزدہ کر گئے۔ ان کی جدائی کا سناٹا چھا گیا۔ ان کی اس حادثاتی جدائی کا صدمہ اس وقت زیادہ گہرا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے معصوم بیٹے کے سامنے شہید ہوئے۔ اس سے اس پھول کی اس نرم و نازک پتی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے یہ صدمہ بہت ہی شدت کا احساس دلاتا ہے۔ جمعیت علماء اسلام چارسدہ کے ممتاز رہنما جناب حاجی عبدالرحمٰن اور حاجی کلیم اللہ مرحوم کی جوڑی تھی جن کا ہر موڑ پر ساتھ رہا۔ اب آپ وہاں چلے گئے جہاں ہم سب نے جانا ہے۔ جبکہ وہاں سے کسی نے ادھر نہیں آنا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت کو سراپا مغفرت و نور بنائے۔ آمین!

اس وقت ملک میں افراتفری ہے۔ بدامنی کا عفریت بوتل سے باہر آ گیا ہے۔ ہر صوبہ میں دھماکے ہو رہے ہیں۔ ہر پاکستانی کا دل کانپ رہا ہے۔ اس صورت حال میں مرحوم کے قاتلوں کو پولیس تلاش کر پاتی ہے یا روایتی طور پر اسے بھی سرد خانہ کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ تاہم پولیس والوں کے ذمہ داران اس وقت تک تو ملزمان کو ڈھونڈھ لانے میں کامیابی کے قریب پہنچنے کے دعوے کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہو تو کچھ درد کا مداوا ہو جائے گا۔

## ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹ رفروری بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد محراب پور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا مفتی یاسین نے کی۔ نگرانی عالمی مجلس کے امیر مولانا عبدالصمد نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا تجمل حسین نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری فتح محمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد و نعت کا ہدیہ عاشق اظہر نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد رفیق جامی کے بیانات ہوئے۔ مولانا تجمل حسین نے سہون شریف سمیت ملک عزیز میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت اور آل پارٹیز کے چھ نکاتی ایجنڈے پر مشتمل قرارداد پیش کی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا عبدالعلیم گھانگھرو کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

# جناب حاجی بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

حافظ محمد انس

۱۸؍فروری بروز ہفتہ کو جناب حاجی بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ بستی گرواں میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بہت ہی درویش صفت انسان تھے۔ ان کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ جس بات کو حق و سچ جانتے بلاخوف وخطر اس کا اظہار فرماتے۔ حکمت و دانائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دلوائی۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت ان کی اولاد میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں بقید حیات ہیں۔ ایک بڑے بیٹے کا ان کی زندگی میں ہی انتقال ہوگیا تھا۔ تینوں بیٹے حافظ قرآن ہیں۔ تینوں کو قرآن پختگی میں کمال حاصل ہے۔ چاروں بیٹیاں صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند ہیں۔ بحمد اللہ! ان کی نیکی و پاکیزگی کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔

سات نواسے حافظ قرآن ہیں۔ ان میں سے دو عالم وفاضل ہیں۔ باقی چار علم دین حاصل کررہے ہیں۔ سب اپنی اپنی جگہ خدمت دین میں مشغول ہیں۔ اللہ پاک ترقی نصیب فرمائیں۔ دو نواسیاں حافظ قرآن ہیں۔ بہت ہی صالحہ اور نیک سیرت ہیں۔ دو پوتے بھی حافظ قرآن ہیں۔ یہ سب نیک اولاد ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ’’انسان جب فوت ہوجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے۔ ہاں البتہ تین طرح کا عمل باقی رہتا ہے: ۱...... صدقہ جاریہ۔ ۲...... وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو۔ ۳...... وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔‘‘ (صحیح مسلم)

بہت ہی نیک و پارسا آدمی تھے۔ آخر عمر میں کئی ساری بیماریوں نے گھیر لیا تھا۔ لیکن تمام بیماریوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آخر عمر تک بغیر سہارے کے چلتے پھرتے رہے۔ بتوفیق اللہ تعالیٰ تمام اولاد نے حسب استطاعت خوب خدمت کی۔ ایک بیٹے جناب حافظ عبدالمالک اور چاروں بیٹیوں نے خوب خدمت کی، بلکہ خدمت کا حق ادا کیا۔ ام محمد انس وام حنظلہ نے تو کمال ہی خدمت کی۔ اسی خدمت کا صلہ کہ آخر وقت میں مرحوم نے ان دو بیٹیوں کے ہاتھوں میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔ میرے اللہ کریم کے کرم کو دیکھئے کہ خدمت گار بیٹیوں کے ہاتھوں میں انہیں کے سامنے ان کو روتا چھوڑ کر اس فانی دنیا سے روانہ ہوگئے۔ خود روانہ کیا ہوئے اپنے چاہنے والوں کی دنیا ہی بے رونق کرگئے۔ دوسرے دن ۱۹؍فروری کو جنازہ ہوا۔ بہت ساری خلقت نے جنازہ میں شرکت کی۔ اپنے علاقہ کا مثالی جنازہ تھا۔ رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً!

بس حافظ محمد انس صاحب! سب نے جانا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ صدقے محمد ﷺ کے وہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے اٹھالے۔ باقی کچھ مطلوب نہیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم ﷺ!

# نبی معصوم ہوتا ہے یا گنہگار؟

عزیز الرحمٰن ثانی

## مرزا قادیانی کا عقیدہ

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ نبی معصوم ہوتا ہے۔

۱...... نبی کی عصمت ایک اجماعی عقیدہ ہے کہ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ (سیرۃ المہدی ج۳ ص۵)

۲...... ڈاکٹر محمد اسماعیل خان نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور مرزا صاحب فرماتے تھے کہ انبیاء کے لئے عصمت ہے۔ وہ ہمیشہ گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ انبیاء گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی ج۳ ص۵)

۳...... ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان نے حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفاخانہ میں ایک انگریز لیڈی کام کرتی ہے اور وہ ایک بوڑھی عورت ہے۔ کبھی میرے ساتھ مصافحہ بھی کرتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے فرمایا یہ تو جائز نہیں۔ آپ کو عذر کر دینا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔

(سیرۃ المہدی ج۲ ص۷۶، حدیث ۱۰۳)

## عقیدہ اور عمل میں فرق

۱...... حضور (مرزا قادیانی) کو مرحومہ سے پاؤں دبانے کی خدمت بہت پسند تھی۔

(الفضل ج۱۵ نمبر۷۶ ص۷ کالم۳، مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

۲...... مرحومہ کا نام عائشہ تھا جو کنواری تھی۔ چودہ سال کی عمر میں مرزا قادیانی کی خدمت میں بھیجی گئی۔

(الفضل ج۱۵ نمبر۷۶ ص۷ کالم۳، مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

۳...... ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ تھیں، جن کا نام بانو تھا۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: ’’ہاں جی! تدے تاں تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں نے۔‘‘ یعنی جی ہاں جب ہی تو آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

(سیرۃ المہدی ص۲۱۰، روایت نمبر ۷۸۰)

۲...... مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن جٹ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سونے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک رات کا واقعہ ہے میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۳، روایت نمبر۷۸۶)

۳...... ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان اور تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے موقع ملا۔ پھر اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان محسوس ہوئی۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔

اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی بار اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۷۲، ۲۷۳، نمبر۹۱۰، یہ مرزائیوں کی حدیث کی کتاب ہے)

---

## مولانا ذوالفقار علی یاکے والی کو دہرا صدمہ

مولانا ذوالفقار علی ناظم تعلیمات جامعہ امدادیہ حبیب المدارس یاکے والی کے سسر حاجی عبدالمالک بڈانی ؒ کچھ ایام قبل دار فانی سے رخصت ہوئے۔ پھر ۲۸؍فروری بروز منگل کو مولانا کے بھائی حاجی عبدالستار لنگا ؒ بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ جناب حاجی عبدالستار مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور انتہائی نیک سیرت انسان تھے۔ ان کا مشغلہ اگرچہ کھیتی باڑی تھا۔ لیکن مدرسہ ختم نبوت علی پور میں مہمانان رسول ﷺ کے خورد ونوش کی دیکھ بھال ودیگر کاموں کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔ چلتے پھرتے اچانک دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ رب العزت مولانا ذوالفقار علی اور دیگر مرحومین کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین!

# سری لنکا میں تحفظ ختم نبوت پر بیداری

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

دنیا میں سری لنکا ایک ایسا خوش نصیب ملک ہے۔ جس کا فطری ربط تحفظ ختم نبوت سے ہے۔ حدیث کی مشہور کتاب کنزالعمال میں ایک حدیث ہے: ”لما نزل آدم بالهند فاستوحش فنزل جبرئيل فنادىٰ بالاذان الله اكبر الله اكبر، اشهد ان لااله الا الله اشهد ان لااله الا الله اشهد ان محمد رسول الله،اشهد ان محمد رسول الله ......فسئل آدم عليه السلام من محمد ؟ فقال هذا اخر ولدك من الانبياء ....... الخ “

اس حدیث شریف میں تمام محدثین نے بالہند سے مراد جس خطہ زمین کو لیا ہے۔ وہ سری لنکا ہے۔ اس حوالہ سے اہل سری لنکا مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جس خطہ میں وہ آباد ہیں۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے سوال کے جواب میں حضرت جبرائیل نے حضور ﷺ کے حق میں یہ مژدہ سنایا کہ آپ کی اولاد میں سے جن جن لوگوں کو نبوت سے سرفراز کیا جانا ہے۔ ان میں محمد ﷺ سب سے آخری فرد ہیں۔

اسلام کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک کی تاریخ میں ختم نبوت کے خلاف سب سے زیادہ خطرناک فتنہ جو پیدا ہوا۔ وہ قادیانیت بنام احمدیت ہے۔ ایران میں بابیوں اور بہائیوں کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے ہندوستان میں قادیانی فتنہ کو جنم دیا۔ ۱۸۴۰ء میں فرقہ بابیہ کو انگریزوں نے اس لئے جنم دیا تھا۔ تاکہ اس کے ذریعے خلافت ترکی کو کمزور کریں۔ مگر کل نو سال کے عرصہ میں ترکی خلافت مسلمان حکمرانوں نے ہمیشہ کے لئے بابی فرقہ کو معدوم بنادیا۔ پھر یکے بعد دیگرے ازلی فرقہ اور بہائی فرقہ وجود میں آئے۔

۱۸۶۲ء میں غیرت مند مسلم حکمرانوں نے فرقہ بہائیہ کے بانی بہاء اللہ ایرانی کو قید خانہ میں مقید کردیا۔ یہاں تک کہ ۱۸۹۲ء جیل میں اس نے دم توڑ دیا۔ اپنی انہی ناکامیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے انگریزوں نے ۱۸۸۰ء میں قادیانی فرقہ کو بجائے ایران کے ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں جنم دیا ہے۔

قادیانی فرقہ نے اگرچہ انگریزوں کی سرپرستی میں اور اسلام دشمن طاقتوں کے سہارے اپنے ہاتھ پاؤں پھیلانے شروع کئے۔ لیکن ہمارے اکابر علماء بالخصوص علماء دیوبند نے خاتم النبیین ﷺ اور ان کے مخلص و جانباز جانشینوں کی سرپرستی میں اللہ رب العزت کے بھروسے پر اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس طرح مقابلہ کیا کہ انگریزوں کی ہزار ہا سرپرستی کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ناپاک ذریت قادیان سے باہر قدم نہ جما سکی۔ علمی، عملی سیاسی اور سماجی ہر میدان میں قادیانیوں کو قرار واقعی شکست دے کر

ہمیشہ کے لئے ان کی کمر توڑ دی۔ ۱۹۴۸ء میں جب قادیانی سازش کے سہارے اسرائیل کی یہودی مملکت وجود میں آئی اور بدقسمتی سے انہی دنوں میں ہندوستان و پاکستان کی تقسیم بھی عمل میں آئی۔ تو یہودی مملکت کے طرز پر قادیانیوں نے بھی پاکستان کو اپنا ملک بنانا چاہا۔ لیکن پاکستان کے غیور مسلمانوں نے ۱۹۵۳ء میں دس ہزار سے زائد شہادتیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے قادیانی سازش کو ناکام بنادیا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں پارلیمانی سطح پر بھی قادیانیت کے فتنہ کو جسد ملی سے کاٹ کر الگ پھینک دیا۔

قادیانی گماشتے انگریزوں کے اشارے پر ہندوستان چھوڑ کر پاکستان گئے تھے۔ تاکہ اس نوخیز مملکت کو قادیانی اسٹیٹ بنالیں۔ لیکن کچھ ہی سالوں میں وہ اپنی مذموم سازش میں ناکام ہوکر اب ہمیشہ کے لئے پاکستان سے مایوس ہوگئے۔ اب ان کی نگاہیں دنیا میں ٹھکانہ ڈھونڈ رہی ہیں۔ یہودیوں کی طرح دربدر بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اسی حریصانہ سازش میں ان کی نگاہیں سری لنکا پر بھی پڑ رہی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس چھوٹے سے جزیرے کو جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکاروں کی خرمستیوں کا اڈہ بنالیں۔

سری لنکا کو قادیانیوں نے سب سے پہلے ۱۹۱۵ء میں دیکھا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں ایک قادیانی پنڈت نے یہاں اپنی ناپاک پود لگائی تھی۔ اس نے مستقل طور پر کولمبو میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ ۱۹۴۸ء میں جس وقت فلسطین میں یہودی، عرب مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے تھے۔ اس وقت بھی جاسوسی کے لئے مستقل طور پر ایک قادیانی پنڈت سری لنکا میں مقیم رہا۔ سات سال مقیم رہنے کے بعد ۱۹۵۸ء میں جب وہ قادیانی گماشتہ چناب نگر سابقہ ربوہ پاکستان گیا تو قادیانی منصوبے کے مطابق فی الفور ایک دوسرے قادیانی پنڈت نے اس کی جگہ لے لی۔ اس طرح سری لنکا کے مشرقی اور مغربی دونوں صوبے قادیانی گماشتوں کی آماجگاہ مسلسل بنے رہے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ یہاں کے غیرت مند مسلمانوں نے قادیانیوں کی کمر توڑ دی اور قادیانی پنڈت سری لنکا کے مسلمانوں سے بھی مایوس ہوگئے تھے۔ لیکن ایک بار پھر ان کی حریصانہ نگاہیں اس جانب اٹھ رہی ہیں۔ جس طرح فلسطین سے نکالے جانے کے بعد ڈیڑھ ہزار سال تک یہودی دنیا میں بھٹکتے رہے۔ یورپ والوں نے بھی ان کو پناہ نہیں دی۔ لندن اور امریکہ نے بھی ان کو پناہ نہیں دی۔ بالآخر مسلمانوں کی غفلت سے اسلام دشمن طاقتوں کے سہارے ''اسرائیل'' کی شکل میں ایک مملکت انہیں مل ہی گئی۔

اسی طرح ہندوستان چھوڑنے کے بعد قادیانی اب تک بھٹک رہے ہیں اور مسلمانوں کی غفلت سے خطرہ ہے کہ کہیں اس چھوٹی سی مملکت کو اپنے دام فریب میں لے کر ایک دوسرا اسرائیل نہ بنالیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پناہ گزینی کے نام پر قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد سری لنکا کی طرف رخ کر رہی ہے اور سری لنکائی حکومت میں کچھ ایسے عناصر پائے جاتے ہیں جو درپردہ قادیانیوں کی مدد میں ہیں۔

یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ سری لنکا کے مسلمانوں میں حالیہ دنوں میں اس سلسلے میں بیداری

آئی ہے اور اس فتنے کے سد باب کے سلسلے میں کچھ فکر کرنے لگے ہیں۔ جمعیۃ علماء سری لنکا نے ماشاء اللہ ماہرین قانون کی مدد سے قادیانیوں کی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے پورے ملک کو اس بات پر متحد کرنے کی کوشش کی ہے کہ سری لنکا میں قادیانیوں کی شناخت مسلمانوں اور اسلام کے نام پر نہ ہو۔ حکومتی اہل کاروں کو بھی پوری قوت سے اس حقیقت سے روشناس کرایا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے حقوق پر قادیانیوں کو غاصبانہ جمانے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ دیگر اقوام کا تعاون بھی حاصل ہے۔

## خطبہ جمعہ و اجلاس ضلع لیہ

عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد قباء چمن شاہ ضلع لیہ میں ۱۰ رفروری کو جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی باتیں کر رہی ہے۔ انہوں نے اجتماع سے یہ عہد لیا کہ اس قانون کے تحفظ کے لئے اکابرین جو حکم فرمائیں گے اس کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بعد نماز عصر جامع مسجد مکہ کوٹ ادو ضلع لیہ میں تحصیل بھر کے علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت عالمی مجلس کوٹ ادو کے سرپرست صوفی عبدالستار نے کی۔ اجلاس میں چوہدری عبدالرزاق، مولانا محمد ادریس شیرازی، مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد حذیفہ شاکر، مولانا عبدالحی، مولانا محمد عارف، مولانا محمد آصف و دیگر شخصیات نے شرکت و بیانات کئے۔ خصوصی بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا۔ اس اجلاس میں بھی انہوں نے قانون تحفظ ناموس رسالت بارے حکومتی عزائم سے آگاہ کیا اور یکم فروری آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد سے جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ کی روشنی میں ہدایات جاری فرمائیں۔

## یک روزہ ختم نبوت کورس ترناب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونین کونسل ترناب کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں ۲۶۰ رطلباء کرام نے شرکت کی۔ طلباء کرام میں سکول، کالج اور دینی مدرسہ کے طلباء شامل تھے۔ کورس کا باقاعدہ آغاز صبح نو بجے ہوا۔ کورس ۳ نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست کا سبق مولانا تاج محمد نے پڑھایا اور ختم نبوت کے عقیدہ کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں واضح کیا۔ قادیانیوں کے اعتراضات کے جوابات دلائل کے ساتھ دیئے۔ اس کے بعد مولانا صابر شاہ نے کلاس کا آغاز کیا اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی گفتگو کی۔ نماز ظہر کے بعد مولانا عابد کمال نے کذب مرزا قادیانی پر تفصیلی گفتگو کی۔ آخر میں خیبر پختونخواہ کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور دعا کی۔

# سیدنا مہدی وسیدنا مسیح علیہ السلام کی منقبت

سید امین علی شاہ مدظلہ

یَجِیْئُ مُحَمَّدٌ مَهْدِیُّ حَقٍّ    اِمَامٌ فَاطِمِیٌّ ذُوالْهِشَام
وَلِیُّ اللّٰهِ مَحْبُوْبُ الرَّسُوْلِ    یُبَلِّغُهٗ وَیَدْعُوْ تِسْعَ عَام
اَلَا هٰذَا الْخَلِیْفَةُ لِلْاِلٰهِ    یُنَادِیْهِ الْمُنَادِیْ فِی الْغَمَام
فَاَنْتُمْ بَایِعُوْا وَلَهٗ اَطِیْعُوْا    مِنَ الْاَقْوَالِ بِالْقَلْبِ الْهُمَام
بِمَكَّةَ یَظْهَرُ فَعَلَیْهِ عِیْسٰی    یُصَلِّیْ ثُمَّ یُدْفَنُ فِی الرَّغَام
وَمَامَاتَ الْمَسِیْحُ رَسُوْلُ حَقٍّ    بِاَمْرِ اللّٰهِ یُنْزِلُ مُلْكَ شَام
یُجَدِّدُ مِلَّةَ الْاِسْلَامِ صِدْقًا    یُصَلِّیْ خَلْفَ مَهْدِیِّ الْاِمَام
وَیَكْسِرُ بِالصَّلِیْبِ وَذَاكَ یَمْحُوْ    اَلْمَذَاهِبَ ذَاكَ یَنْكِحُ بِالْغَرَام
وَیَتْبَعُ الرَّسُوْلَ مَعَ الرِّسَالَةْ    وَبِالدَّجَّالِ یَقْتُلُ فِی الصُّرَام
وَیَمْكُثُ اَرْبَعِیْنَ مِنَ السِّنِیْنَا    فَیُدْفَنُ فِی الْمَدِیْنَةِ بِاِحْتِرَام

- ...... آخری زمانے میں حضرت امام محمد مہدی کا ظہور ہوگا جو سید بھی ہوں گے اور بڑے سخی بھی۔
- ...... آپ اللہ تعالیٰ کے ولی، حضور ﷺ کے محبوب اور ۹ سال تک دین اسلام کے مبلغ ہوں گے۔
- ...... آسمان سے آواز آئے گی لوگو! یہ امام مہدی خدا تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔
- ...... ان کی بیعت کرو اور ان کے احکامات کو زبان ودل سے تسلیم کرو۔
- ...... مکہ معظمہ میں آپ کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ پھر آپ کو دفن کردیا جائے گا۔
- ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ملک شام میں آپ کا آسمان سے نزول ہوگا۔
- ...... آپ ملت اسلامیہ کے مجدد ہوں گے اور حضرت امام محمد مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔
- ...... آپ صلیب کو توڑیں گے، مذاہب باطلہ کا قلع قمع فرمائیں گے اور نکاح بھی کریں گے۔
- ...... آپ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔
- ...... آپ چالیس سال تک قیام فرمائیں گے اور مدینہ منورہ میں روضۂ مبارکہ میں مدفون ہوں گے۔

# چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ

تلخیص: مولانا فقیر اللہ اختر

ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ بڑا عظیم مشن ہے۔آپ ﷺ کی ذات اور آپ کی ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فریضہ اور اس کے ایمان کا حصہ ہے۔مگر اس کا اعزاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران کو حاصل ہے۔اس محاذ پر بڑے بڑے اہل علم کے نام آتے ہیں۔اسی راہ کے مسافر حضرت مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کے محاذ پر لٹریچر کا صدیوں کا خزانہ جمع کردیا ہے۔ان کے قلم سے کئی رسائل وکتب منظر عام پر آئے ہیں۔اسی طرح چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ بھی مولانا کی خوبصورت تصنیف ہے۔اس کتاب کی تین جلدیں ہیں۔پہلی جلد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پس منظر اور اس کا قیام، جماعت کے امراء، نائب امراء، نظماء، مرکزی مبلغین اور اراکین شوریٰ کا تذکرہ بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔اگر دیکھا جائے تو یہ صرف تذکرہ ہی نہیں بلکہ پوری تاریخ ہے۔مولانا اللہ وسایا کی زندگی کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ آپ مسلکی اختلافات سے بالاتر اور فرقہ واریت سے کوسوں دور ہیں۔اپنے اسی صفت کا اظہار انہوں نے چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ کی دوسری جلد میں کیا ہے۔اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی، شیعہ، مودودی کے علاوہ قادیانی غیر مسلموں کا ذکر بھی کیا ہے۔جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی اپنی بساط کے مطابق بھرپور حصہ لیا ہے۔جلد دوم میں الف سے لے کر ظاء تک سینکڑوں محبان ختم نبوت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ان میں سے چند اکابرین کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے:

## مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ

مولانا محمد ابراہیم ؒ اہل حدیث مسلک کے نمائندہ تھے۔ان کے والد کا نام میر عمر دین ؒ تھا۔ مولانا ابراہیم ؒ کی ولادت اپریل ۱۸۷۴ء میں ہوئی۔جولائی ۱۹۵۶ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔انہوں نے مولانا عبدالمنان وزیر آبادی ؒ، مولانا ابو عبداللہ عبیداللہ ؒ، مولانا غلام حسن ؒ سے علم حاصل کیا۔آپ کو سند حدیث سید نذیر حسین محدث دہلوی ؒ نے دی تھی۔وہ زمیندار تھے۔اس لئے انہیں معاشی پریشانی کا سامنا نہ تھا۔آپ نے نایاب ونادر کتب جمع کر رکھی تھیں۔مولانا بہت بڑے مناظر اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ جیسے علماء کے ساتھ تھے۔مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ نے جب جمعیت علماء اسلام قائم فرمائی تو اس میں سرگرم ہوگئے۔آل انڈیا مسلم لیگ کے ۱۹۱۸ء کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ندوۃ العلماء لکھنؤ کے تاسیسی اجلاس میں بھی شریک ہوئے۔آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے کوشاں

رہے۔ انجمن تائید الاسلام کی بنیاد رکھی۔ جس کی نگرانی میں سیالکوٹ میں مدرسۃ العلوم قائم ہوا۔ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے شعبہ تبلیغ الاسلام کے نگران رہے۔ آپ کی چند کتب میں تاریخ اہل حدیث، شہادۃ القرآن اور سیرت مصطفیٰ شامل ہیں۔ ان کی نگرانی میں ماہنامہ الہادی سیالکوٹ چھپتا رہا۔ تردید مرزائیت پر آپ کا قلمی ذخیرہ قابل قدر ہے۔

## قطب دوراں حضرت مولانا ابوسعد احمد خان ؒ

آپ کی پیدائش ۱۲۹۷ھ اور وفات ۴ مارچ ۱۹۴۱ء ہے۔ مولانا احمد خان ؒ بکھڑا تحصیل وضلع میانوالی میں ملک مستی خان کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ملک مستی خان اپنے علاقے کے بہت بڑے رئیس اور پنچائیت کے سربراہ تھے۔ نسب کے اعتبار سے آپ راجپوت تکوکر تھے۔ پیدائش کے بعد آپ کے والد ماجد آپ کو بکھڑا کے مشہور نسبت عالم دین مولانا غلام محمد ؒ کی خدمات میں لے گئے۔ انہوں نے آپ کے والد سے کہا کہ اس بچہ کو علم دین سکھانا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ولی ہوگا۔ مولانا غلام محمد ؒ کی پیش گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی۔ نہایت ہی کم عرصہ میں آپ نے ابتدائی تعلیم اور ناظرہ قرآن بکھڑا کی مسجد ہی میں پڑھا۔ تعلیم قرآن کی فراغت کے بعد آپ موضع سیلوان مولانا عطا محمد قریشی ؒ سے کچھ عرصہ دینی کتابیں پڑھنے کے بعد بندھیال تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ ہندوستان تشریف لے گئے۔

کچھ عرصہ مدرسہ شاہی مراد آباد میں پڑھا۔ اس کے بعد مولانا احمد حسین کانپوری ؒ سے دورۂ حدیث کی تکمیل فرمائی۔ زمانہ طالب علمی میں آپ سلوک واحسان کی شاہراہ پر چل پڑے۔ آپ کے مشائخ میں پیرلال شاہ ؒ اور خواجہ محمد عثمان ؒ خواجہ سراج الدین ؒ تھے۔ موضع بکھڑا چونکہ دور دراز دیہات میں واقع تھا۔ سفر کے ذرائع بھی نہ تھے۔ لوگوں کو آنے جانے میں مشکلات کا سامنا تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک نئی بستی آباد کرنے کا ارادہ کیا جو آج کل خانقاہ سراجیہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ صرف خانقاہ کے پیر ہی نہ تھے۔ بلکہ ایک بہت بڑے عالم دین ادیب اور شاعر بھی تھے۔ اردو فارسی عربی میں آپ نے بامعنی اور باکمال اشعار کہے ہیں۔ مولانا احمد خان ؒ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ مولانا انورشاہ کاشمیری ؒ آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کے امام مانتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا احمد خان ؒ نے فرمایا مرزا قادیانی کے رد کے لئے صرف ایک ہی دلیل کافی ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے آئندہ زمانے میں بہت سے دجال پیدا ہوں گے اور ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں نبی ہوں۔ پس دجال کی شناخت کا یہ معیار کس قدر آسان اور عام فہم ہے کہ جس کو ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ چونکہ نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت ختم ہوچکی ہے۔ اگر کوئی شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کے متعلق یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ شاید وہ نبی ہو اور سچ کہتا ہو۔ بلکہ فوراً اس کے کذاب اور دجال ہونے کا یقین ہوجاتا ہے۔

## مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ؒ

پیدائش ۲۵ستمبر۱۹۰۳ء وفات ۲۲ستمبر ۱۹۷۹ء ہے۔ جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودیؒ نے فروری ۱۹۵۳ء میں ’’قادیانی مسئلہ‘‘ نامی کتابچہ تحریر فرمایا۔ درحقیقت جنوری ۱۹۵۳ء میں ۲۳ نکات بائیس علماء کرام نے منظور کئے۔ اس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ بھی تھا۔ مولانا نے ۱۹۵۳ء کی تحریک سے علیحدگی کا اعلان کردیا تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران یہ پمفلٹ چھپوا کر بھرپور تقسیم کیا۔ فوج میں بھی تقسیم ہوا۔ یہ رسالہ خوب معلوماتی اور معقول دلائل کا حامل ہے۔ دوسرا رسالہ ’’ختم نبوت‘‘ فروری ۱۹۶۲ء میں مرتب فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت کو نقلی وعقلی دلائل اور عقیدۂ ختم نبوت پر کئی احادیث مبارکہ لائے۔ اجماع وتواتر کے مستند حوالہ جات سے اپنے موقف کو خوب واضح کیا۔ یہ بھی لکھا کہ: ’’سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔‘‘ تیسرا رسالہ ’’فتنۂ عظیم‘‘ ہے۔ ان رسائل کی تصنیف اور فوج میں تقسیم پر آپ کو سزا موت سنائی گئی۔ (یہ رسائل احتساب قادیانیت ج۴۹ میں شامل اشاعت ہیں)

## مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ

پیدائش ۱۸۹۶ء وفات ۲۰جنوری ۱۹۶۱ء مولانا قادری بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے ساتھ اردو لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا۔ پھر تمام علوم کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی جو کہ جامع مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب تھے۔ ان کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد مسجد کی خطابت مولانا موصوف کے حصہ میں آئی۔ پاکستان بننے کے بعد چونکہ قادیانی پاکستان آگئے۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں زمین حاصل کر کے ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے۔ تب قادیانیت کو لگام دینے کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت امیر شریعتؒ کا پیغام لے کر مولانا ابوالحسناتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ تحریک ختم نبوت میں ہمارا ساتھ دیں۔ پہلے تو آپ نے معذرت کر دی۔ لیکن مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک خوبصورت جملہ ارشاد فرمایا کہ ہم جارہے ہیں۔ نامعلوم ہم کن کن مصائب کا شکار ہوں گے۔ مگر آپ یہ بات یاد رکھیں کہ کل قیامت کے دن حضورﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ یہ سن کر مولانا ابوالحسناتؒ رو پڑے اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کو فرمایا کہ مولانا میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ قیامت کے دن حضورﷺ کے سامنے میری شکایت نہ کیجئے گا۔ مولانا قادریؒ کے رد قادیانیت پر درجن بھر سے زائد رسائل ہوں گے۔ مگر ہمیں صرف تین رسائل میسر ہو سکے ہیں: ۱…… قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی۔ ۲…… اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب۔ ۳…… کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی۔ (یہ رسائل احتساب قادیانیت کی ج۲۹ میں شائع ہوئے) جاری ہے!

# تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

**ملفوظات حکیم العصر** ؒ: مرتب: مولانا منیر احمد ریحان: صفحات: ۲۰۸، قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامع مسجد تالاب والی کہروڑپکا وادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور 0300-6805717

ماضی قریب میں وہ چند نابغہ روزگار شخصیات جن کا فیض بفضل الٰہی عام وتام ہوا۔ ان میں سے ایک شخصیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ امیر مرکزیہ، حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی ہے۔ جن کو اللہ رب العزت نے بے شمار خصوصیات سے نوازا تھا۔ مولانا منیر احمد ریحان جو کہ عرصہ دراز تک حضرت استاذ جی ؒ کے سفر وحضر کے رفیق رہے ہیں۔ انہوں نے استاذ جی ؒ کے ملفوظات اور علمی رموز کو محفوظ کر کے اس کو کتابی شکل دینے کی سعادت حاصل کی۔ ان ملفوظات اور علمی جواہر پاروں کے بارے میں استاذ جی ؒ کے علمی جانشین شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہ لکھتے ہیں کہ: ”ان ملفوظات کے خوبصورت، خوشبودار پھولوں سے معطر کرنے والا حسین گلدستہ اور حضرت کے علمی لطائف وظرائف کا روح پرور، فرحت بخش، ایمان افروز، دلآویز بہترین مرقع ہے۔“

لیجئے! یہ ملفوظات پڑھئے اور اپنی روح کو جلا بخشئے اور تصورات کی دنیا میں کھو کر استاذ جی ؒ کی گفتگو کے مخصوص ومنفرد انداز سے لطف اندوز ہوئیے۔ پڑھئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

**نور کربلا اور اقبال** ؒ (کربلا کی روشنی اور علامہ محمد اقبال ؒ کا کلام اہل بیتؓ): مؤلف: سید فدا حسین شاہ: صفحات: ۲۲۴: قیمت: ۴۰۰ روپے: خریداری کے لئے رابطہ: سید فدا حسین شاہ اسسٹنٹ پروفیسر کامسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، ایبٹ آباد!

مذکورہ کتاب میں اس امر کو ثابت کیا گیا ہے کہ امام عالی مقام حضرت حسینؓ کی عزیمت، آغوش رسالت ﷺ کے پروردہ حسینؓ کے عملی اقدامات رہتی دنیا تک انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ مؤلف کا کہنا ہے کہ یہ کتاب گزشتہ ۲۵ سالوں پر محیط کربلا کے عنوانات پر لکھی گئی تقریباً ۶۰۰ کتب کی عرق ریزی کے بعد کربلا کے ادراک کے لئے تحریر کی گئی ہے۔ کتاب میں دس مذہبی وسماجی اور دانشور حضرات کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ ان میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے اپنی تقریظ میں لکھا کہ ہمیں حضرت حسینؓ کے عظیم تذکروں اور سنہری کردار کو فرقہ وارانہ منافرت سے بچانے اور اسوۂ حسینی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے پر زور

دینا چاہئے۔ نیز امام عالی مقام حضرت حسینؓ کے ایمان، جذبہ ایمان، عزم واستقلال اور ایثار وقربانی کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے۔ کتاب نظم ونثر کا مجموعہ ہے۔ نثر کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ علامہ اقبال کے اشعار بھی کتاب کی زینت کا حصہ ہیں۔

**اسوۂ رہبر عالم ﷺ: ازافادات: مولانا زاہد الراشدی: جامع ومرتب: ناصرالدین خان عامر: صفحات: ۱۲۷: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ امام اہل سنت جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ**

حضرت مولانا زاہد الراشدی کے سیرت النبی ﷺ کے بعض اہم پہلوؤں پر بیانات جنہیں بعد میں مولانا نے خود لکھ کر مضامین کی شکل میں شائع کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ پر وہ خطبات جو مولانا زاہد الراشدی مدظلہ نے نوٹنگھم برطانیہ یا ورجینا امریکہ میں ارشاد فرمائے۔ جنہیں بعد میں آپ کے جواں سال باہمت صاحبزادہ جناب ناصرالدین خان عامر نے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا۔ قریباً ان خطبات کی تعداد بیس کے قریب ہے۔ یہ بیس خطبات سیرۃ النبی ﷺ کے بیس پہلوؤں کا مختصر مگر جامع مجموعہ ہے۔ جو اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ حالات کے موجودہ تناظر میں سیرۃ النبی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب بہت خوبصورت دستاویز ہے۔ جو سیرۃ النبی ﷺ کے جواہرات سے مملو ہے اور قارئین کے دل ودماغ کو سیرۃ النبی ﷺ کے موتیوں سے مالا مال کرنے والی ہے۔

**شخصیت وافکار، شیخ الاسلام محدث گھوٹوی ؒ: مؤلف: پروفیسر حافظ غلام نصیرالدین شبلی مہری: صفحات: ۲۰۶: قیمت: ۸۰۰ روپے: ملنے کا پتہ: پروفیسر نصیرالدین شبلی 638-ای بلاک واپڈا ٹاؤن فیز1 ملتان: رابطہ نمبر0333-7621746!**

اپنے زمانہ کے نامور محدث، معقول ومنقول کے علامہ دھر حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاول پور کی سوانح حیات پر ان کے پوتا نے قلم اٹھایا اور اتنی ضخیم کتاب مرتب کر دی۔ یہ ایک قرض اور فرض تھا جو آپ نے ادا اور پورا کیا۔ اس پر وہ ہم سب کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب صرف ایک سوانح حیات نہیں بلکہ ایک صدی کی تاریخ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کتاب اتنی جامع ہے کہ کوئی پہلو فروگزاشت نہیں ہوا، اور کوئی واقعہ تشنہ تکمیل نہیں۔ کتاب پڑھیں تو ولادت سے وصال تک حضرت مرحوم کے تمام کمال فلم کی طرح سامنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اتنی صاف وصریح مختصر وجامع تحریر جو قاری کو ساتھ ساتھ چلائے چلتی ہے۔ طباعت کی جملہ خوبیوں سے مزین ہے۔ بلاشبہ یہ ہر لائبریری کی ضرورت ہے اور ہر اہل علم کے لئے ناگزیر۔ عرصہ بعد کوئی اچھی کتاب قلب ونظر کی بالیدگی کا باعث بنی ہے۔ پروفیسر شبلی آپ کے دادا زندہ باد ہیں اور آپ پائندہ باد۔ شاباش مردان چنیں کنند!

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت اجلاس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر ۹؍فروری سہ پہر بروز جمعرات کو دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں آل پارٹیز اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مجلس حیدرآباد کے امیر مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ اجلاس میں مولانا تاج محمد ناہیوں، حافظ خالد حسن دھامرا، مولانا ضیاء الرحمٰن طاہر، حافظ اعظم جہانگیری (جمعیت علماء اسلام ف)، مولانا سیف الرحمٰن (وفاق المدارس)، حافظ طاہر مجید (جماعت اسلامی)، علامہ عبدالغنی شاہ (جمعیت علماء پاکستان)، محمد حنیف صدیقی، حافظ محمد فہد عباسی (مسلم لیگ ن)، امیر عبداللہ فاروقی (عالمی تحریک تحفظ حرمین سندھ)، حافظ ارمان احمد، قاری سعد اللہ (جمعیت علماء اسلام س)، شکیل احمد قریشی (مرکزی جمعیت اہلحدیث)، عدنان دیسوالی، ناصر قریشی (پاکستان مسلم لیگ فنکشنل) اور مولانا توصیف احمد مبلغ ختم نبوت نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اہل اسلام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے قانون ۲۹۵؍سی کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ قادیانی چینلوں کی خلاف قانون نشریات پر پابندی عائد کرے۔ قادیانی ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں ریاست در ریاست کا ماحول ختم کرے۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس کو ملعون ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام منسوب کرنے کا آرڈر واپس لیا جائے۔ چکوال میں عید میلادالنبی کے جلوس پر فائرنگ کرنے والے قادیانیوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تمام رہنماؤں نے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ یکم فروری آل پارٹیز کانفرنس اسلام آباد کے مطالبات منوانے کے لئے رائے عامہ کو ہموار کیا جائے گا۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ سیمینار ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ۱۲؍فروری ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام کے، بی ہوٹل القائم سنٹر میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں تمام دینی سیاسی ومذہبی جماعتوں کے قائدین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاضی فیض احمد، جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر سید محمد زکریا شاہ، مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا احمد عثمان، جمعیت اہل حدیث کے مولانا برق التوحیدی، مجلس احرار اسلام کے مولانا محکم دین، انٹرنیشنل ختم نبوت کے مولانا لطف اللہ لدھیانوی، اہل سنت والجماعت کے صاحبزادہ مولانا لطف اللہ

لدھیانوی، تنظیم الاخوان کے حافظ حفیظ الرحمٰن، اہل تشیع کے سید اظہر حسین شاہ، پاکستان پیپلز پارٹی کے رانا خالد محمود، تحریک انصاف کے عارف جانباز قاضی، ایم ایس ایف کے صدر رضوان اظہر ناز، امجد عظیم انجمن تاجران، رانا عبدالقیوم خان چیئرمین مارکیٹ کمیٹی، مسلم لیگ ن کے ایم این اے جناب جنید انوار چوہدری اور قاری ناصر عمران امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ نے شرکت فرمائی۔ ہدیہ حمد و نعت حافظ بشیر احمد عثمانی نے پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحفظ ناموس رسالت تحریک کی پوری تفصیل سے آگاہ کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا اور چھ نکاتی ایجنڈے و آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کے ہر فیصلے کے ساتھ اتفاق رائے کیا۔ اجلاس کا اختتام مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کی دعا سے ہوا۔ پروگرام میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی و دیگر احباب نے بھرپور معاونت کی۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت تقریب کہروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹ر فروری بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد تالاب والی میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب میں نقابت کے فرائض مولانا منیر احمد ریحان سینئر نائب امیر مجلس کہروڑ پکا نے انجام دیئے۔ تقریب سے مجلس کہروڑ پکا کے سرپرست، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا غلام فرید سعیدی جمعیت علماء پاکستان، قاری محمود الحسن جمعیت علماء اسلام، مولانا عبدالرحمٰن فردوسی جمعیت اہلحدیث ودیگر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اپنے مذموم ارادوں سے باز نہ آئی تو پھر اپنے اکابرین کی قیادت میں ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ مولانا منیر احمد ریحان نے یکم فروری کو ہونے والی آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ کے چھ نکات کی ہاتھ اٹھا کر تائید لی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانون میں تبدیلی سے باز رہے۔ تقریب میں مولانا غلام محمد ریحان امیر مجلس ختم نبوت کہروڑ پکا، مولانا محمد صدیق گیلانی جمعیت علماء پاکستان، مولانا محمد شاہد جامعہ غوثیہ، شیخ صابر ایڈووکیٹ، شیخ حبیب احمد جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن، محمود الحسن عباسی پیپلز پارٹی، مفتی محمد امین و قاری محمد اقبال جے یو آئی، راجہ محمد ابراہیم مسلم لیگ (ن) و انجمن تاجران، مولانا عبدالقادر، محمد اسحاق، مولانا محمود شریف نعمانی، ڈاکٹر منصور الحق انچارج پی ایچ کیو، صحافی لیاقت علی مغل مع ٹیم، عابد شہزاد پرنٹ میڈیا مع ٹیم سمیت دیگر شعبہ تعلیم، وکلاء، انجمن تاجران، ڈاکٹرز، اور تمام مذہبی جماعتوں اور مسالک و مکاتب کے نمائندوں نے شرکت کی۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت اجلاس خانیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کا اجلاس ۹ر فروری بروز جمعرات جامع مسجد صدیقی ایک مینار والی میں پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس

میں ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد حاتم، مولانا سیف اللہ شاہ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عباس اختر، علامہ اکرام القادری، جمعیت علماء اسلام (س) کے مفتی خالد محمود اظہر، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا پیر عزیز الرحمن حامدی، جمعیت اہلحدیث کے مولانا قاری سیف اللہ عابد، حکیم محمد آصف مشہدی، مولانا خبیب احمد سعیدی، پاکستان علماء کونسل کے مفتی عمر فاروق، ٹریڈ چیمبر کے شیخ انعام اللہ قریشی، جماعت اسلامی کی جانب سے جناب فرخ رحمان، محمد خالد بخاری، امتیاز علی اسعد وطاہر قسیم ڈسٹرکٹ پریس کلب، بار کونسل سے چوہدری عبدالرؤف ایڈووکیٹ، مہر محمد مظہر سیال ایڈووکیٹ، چوہدری غلام عباس ایڈووکیٹ، شیخ محمد اکمل صدر انجمن آڑتیان، مولانا محمد شاہ عالم ہزاروی، مفتی سمیع اللہ، مولانا معاویہ مہدی، قاری محمد فاروق، قاری ذوالفقار احمد، حافظ محمد صفدر کے علاوہ کئی حضرات شریک ہوئے۔ میزبانی وضیافت کا انتظام مجلس کے ناظم مولانا عطاء المنعم نعیم نے کیا۔ اس اجلاس میں طے کیا گیا کہ یکم فروری آل پارٹیز کانفرنس اسلام آباد میں جو فیصلے طے ہوئے اگر ان پر عملدرآمد نہ ہوا تو قائدین کی طرف سے جو حکم آئے گا ہم اس کو صدق دل سے قبول کریں گے۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پریس کلب راجن پور میں ۸ر فروری بروز بدھ آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ حافظ جلیل الرحمن صدیقی امیر مجلس راجن پور، مولانا محمد اقبال مبلغ مجلس راجن پور، مولانا غلام یاسین شاکر ومولانا ابوبکر عبداللہ جمعیت علماء اسلام (ف)، قاری نور الحسن ومفتی شفیق سعیدی اہل سنت بریلوی، مولانا یاسین راہی جمعیت اہلحدیث، حافظ عرفان اللہ خان وحافظ محمد عمر جماعت اسلامی، سید احسن حسین شمسی ایڈووکیٹ وعلامہ تقی فاضل اہل تشیع، علاوہ ازیں مفتی ارشاد حقانی، مولانا مولا بخش، مولانا رفیق گبول، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا اکمل حقانی، مولانا قاری محمود قاسمی، حافظ فاروق قریشی، مولانا شاہد منظور، مولانا عبدالغنی، مولانا عمر فاروق سومرو، مولانا الٰہی بخش ساقی، مفتی اللہ وسایا اور مفتی مشتاق نے خطابات کئے۔ اس موقع پر تمام مذہبی، سیاسی، سماجی اور فلاحی اداروں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون ۲۹۵ سی پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادیانیوں کا ہر میدان میں مقابلہ کریں گے۔ نمائندہ اجلاس نے تمام شرکاء کانفرنس سے یکم فروری آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد کے مشترکہ اعلامیہ میں جاری ہونے والے چھ نکاتی ایجنڈا پر تائید حاصل کی اور حکومت سے ان کا مطالبہ کیا۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت اجلاس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت اجلاس

۱۹رفروری کو مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں ایک بجے تا نماز عصر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت پیر محمد رضوان نفیس رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے کی۔ اجلاس سے مولانا زاہد الراشدی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا حافظ محمد امین محمدی، مولانا حافظ ابرار احمد ظہیر، جماعت اہل سنت کے رہنما چیئرمین امن کمیٹی مولانا قاری محمد سلیم زاہد، جماعت اسلامی کے رہنما فرقان عزیز بٹ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا افضال الحق کھٹانہ، مولانا محمد عارف شامی، مولانا ہدایت اللہ جالندھری، مولانا محمد اشرف مجددی، سید احمد حسین زید، جمعیت علماء اسلام (ف) کے چوہدری بابر رضوان باجوہ، وفاق المدارس العربیہ کے مولانا جواد محمود قاسمی، جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، جمعیت اہل سنت والجماعت کے مولانا مفتی محمد نعمان، پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین علامہ محمد ایوب صفدر، انجمن تاجران کے چیئرمین میاں فضل الرحمٰن چغتائی، جامعہ نصرت العلوم کے ناظم مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی، اہل سنت والجماعت کے رہنما غلام کبریا شاہ اور ممتاز عالم دین مولانا قاری محمد اسامہ نے خطاب کیا۔ اجلاس میں آل پارٹیز ختم نبوت اسلام آباد کی قراردادوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قانون توہین رسالت ﷺ میں ترمیم کے حوالے سے جاری سرگرمیاں اشتعال انگیز ہیں۔ حکومت قانون کے تحفظ کا دوٹوک اعلان پارلیمنٹ میں کرے۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ علوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ صدر میں ۱۹رفروری کو آل پارٹیز کانفرنس زیر صدارت مولانا مصدوق حسین شاہ منعقد ہوئی۔ جس میں جھنگ کی مختلف جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ جمعیت علماء اسلام کے عبدالرحمٰن عزیز، مولانا قاری محمد طارق، قاری طاہر محمود، پاکستان پیپلز پارٹی کے محمد ارشد گجر، مسلم لیگ ن کے رانا محمد آصف، جے یو پی کی طرف سے اسرار الحق چیمہ ایڈووکیٹ، ڈاکٹر حمزہ، جمعیت اہلحدیث کے حافظ عبدالباسط جنجوعہ، جے یو آئی س کے قاری اشرف منصوری، جماعت اہل سنت کے مولانا رفیق سیالوی، مجلس احرار الاسلام کے مولانا عبدالغفار احرار، جمعیت اشاعت وتوحید کے مولانا ظہور احمد، جمعیت اہل سنت کے مولانا عمر دراز، جماعت اسلامی کے جاوید احمد، اسلامک لائیر فورم کے سلیم بٹ ایڈووکیٹ، زاہد سعید بھٹہ ایڈووکیٹ ودیگر کثیر تعداد میں علماء اکرام نے شرکت کی۔ اے پی سی میں مشترکہ اعلامیہ مولانا محمد اقبال خان شیروانی نے پڑھ کر سنایا۔ سب نے اس کی تائید کی۔ قبل ازیں جمعیت علماء اسلام کے صوبائی ڈپٹی سیکرٹری شہباز احمد ایڈووکیٹ نے دفعہ ۲۹۵ رسی کے حوالہ سے شرکاء کو تفصیلی بریفنگ دی۔ مشترکہ اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت مردم شماری کے فارم میں قادیانیوں کا الگ خانہ بنائے۔ تاکہ کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مردم شماری میں بطور مسلم حصہ نہ لے سکے۔ اور

یہ کہ ۲۹۵ سی میں کسی قسم کی ترمیم یا مقدمہ کے اندراج میں طریقہ کار میں تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکمران ایسے اقدامات سے باز رہیں۔ اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر چنیوٹ میں قادیانیوں نے جو اپنی عدالتیں بنا رکھی ہیں ان پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار ۲۲ر فروری بروز بدھ صبح ۱۰ بجے پریس کلب کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے کہا ہے کہ یورپی یونین اور مغربی ممالک مالی امداد پاکستان کو دینے کے ساتھ ساتھ قانون توہین رسالت ۲۹۵ سی میں ترمیم اور قادیانیوں کے خلاف آئینی ترامیم ختم کرانا چاہتے ہیں اور یہ ان کے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ جبکہ برطانیہ کے قانون کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت ہے۔ سینیٹ میں ایک بار پھر توہین رسالت کا مسئلہ اٹھایا جانا سازش کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان اپنے تمام تر اختلافات ختم کر کے دین متین کی حفاظت اور آبیاری کے لئے متحد ہو جائیں۔ ان مسائل کے حل کے لئے دینی وسیاسی جماعتیں متحد ہو کر نظام مصطفی ﷺ کی تحریک شروع کریں۔ سیمینار میں عالمی مجلس کوئٹہ کے مولانا عبداللہ منیر، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس، جمعیت علماء اسلام کے ملک سکندر ایڈووکیٹ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحق ہاشمی، علامہ جمعہ اسدی، عوامی نیشنل پارٹی کے رشید خان ناصر، جامع مفتاح العلوم کے شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، جمعیت علماء اسلام س کے مولانا عبدالحلیم، مجلس وحدت المسلمین کے علامہ ہاشم موسوی، ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے محمد رضا وکیل، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا عبدالقدوس ساسولی، سابق صوبائی وزیر مولانا حافظ حسین احمد شرودی، پشتونخواہ کے حاجی فضل قادر شیرانی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مولانا زکریا ذاکر، مرکزی انجمن تاجران کے محمد ابراہیم کاسی، غزالی ویلفیئر سوسائٹی کے عبدالقیوم کاکڑ، مفتی احمد خان، معروف قانون دان محمد علی کاکڑ ایڈووکیٹ، تنظیم اسلامی کے افتدار احمد، قومی وطن پارٹی کے میر شیر علی میروانی سمیت دیگر علماء کرام، صحافی، وکلاء، تاجران، ڈاکٹرز اور سیاسی وسماجی حضرات نے شرکت کی۔

## آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار ٹی ایم اے ہال میں منعقد ہوا۔ سیمینار کی صدارت حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے کی۔ جبکہ سیمینار سے جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مفتی محمد عثمان، پیر جی عزیز الرحمن رائے پوری، مسلم لیگ (ن) کے رہنما چوہدری منیر

ازہر ایم این اے، حاجی محمد ایوب، پیپلز پارٹی کے جناب شہزاد سعید چیمہ، جماعت اہلسنت کے مفتی ظہیر الدین بابر، مولانا غلام نبی معصومی، جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد اکرم ربانی، جماعت اسلامی کے رحمت اللہ وٹو، پی ٹی آئی کے رہنما میجر غلام سرور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا مفتی ظفر اقبال، قاری زاہد اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، ممتاز مذہبی رہنماؤں پیرجی عبدالجلیل رائے پوری، مولانا عبدالباقی، مرکزی انجمن تاجران کے حافظ محمد بلال اور صحافی برادری چوہدری عبدالرزاق، محمد یاسر مغل، حسن خلیل چیمہ کے علاوہ جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ کے خطیب مفتی محمد ساجد سمیت تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں نے اسلام آباد میں منعقدہ اے پی سی کے تمام مطالبات کی مکمل تائید وحمایت کی۔ قانون تحفظ ناموس رسالت کے دفاع کا اعلان کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیراہتمام ۱۷ر فروری بروز جمعۃ المبارک نورانی مسجد لیاقت کالونی میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد، مولانا توصیف احمد نے خطاب کیا۔ تمام رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح اللہ رب العزت توحید میں وحدہ لاشریک ہیں۔ اسی طرح محمد ﷺ خاتم النبیین ہونے میں وحدہ لاشریک ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت وناموس رسالت ایمان کی جان اور اتحاد امت کا مظہر ہے۔ مقررین نے کہا کہ حکومت پنجاب قادیانیت نوازی سے باز آئے۔ میاں نوازشریف اجتماعی اور اساسی عقائد ومسائل میں دخل اندازی نہ کریں۔ وفاقی حکومت کا قادیانیت نوازی کرنا، قانون ناموس رسالت کو چھیڑنا، چناب نگر کے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے حوالے کرنا، قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس کو ملعون ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام منسوب کرنا، دوالمیال چکوال میں قادیانی غنڈہ گردی کے باوجود ایف آئی آر درج نہ کرنا اور بلاجواز مسلمانوں کو گرفتار کرنے جیسے اقدامات سے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگایا جارہا ہے۔ ملک دشمنی کا دوسرا نام قادیانیت ہے۔ کانفرنس میں مولانا سیف الرحمن، مفتی فہیم اشرف، قاری عبدالرشید، قاری اعظم، مولانا ضیاء الرحمن طاہر، مولانا عبدالمالک بروہی، فاروق آزاد سمیت دیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۰ر فروری بروز پیر بعد نماز عشاء بمقام پھول باغ گمبٹ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا نعمت اللہ شیخ نے کی۔ جبکہ نگرانی عالمی مجلس

گمبٹ کے امیر مولانا عبدالصمد نے کی۔کانفرنس کا آغاز قاری امیر احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔قاری صبغت اللہ پنہور اور حافظ عبدالحق چنڈ نے حمد ونعت کے نذرانے پیش کئے۔کانفرنس سے مولانا تجمل حسین، شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک، فرزند علامہ خالد محمود سومرو شہید مولانا طارق محمود سومرو، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد کے بیانات ہوئے۔مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف اور مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے خصوصی شرکت فرمائی۔لیکن وقت کم ہونے کی وجہ سے ان حضرات کے بیانات نہ ہوسکے۔کانفرنس میں مقررین نے قادیانیت سے بائیکاٹ اور حکومت سے یکم فروری آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد سے جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ پر عملدرآمد کا مطالبہ کیا۔کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور کثیر عوام نے بھرپور نے شرکت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس قمبر علی خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳رجنوری بروز منگل بعد نماز مغرب نور مسجد محلہ جاگیرانی قمبر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ہدیہ نعت حافظ علی اکبر نے پیش کیا۔بعدازاں مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا حافظ عزیز گل جاگیرانی، مولانا عبدالجبار حیدری لاڑکانہ اور مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔آخری بیان مولانا عبدالجبار حیدری کا ہوا۔آخر میں کانفرنس کے منتظم سہیل بھائی کا نکاح ہوا۔

## ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۲۱رفروری بروز منگل بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں زیر صدارت قاری جمیل احمد بندھانی، زیر سرپرستی مولانا مفتی عبدالباری اور زیر نگرانی مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس سکھر منعقد ہوئی۔جس میں حمد ونعت حافظ محمد ارسلان ملک اور سعداللہ ندیم نے پیش کی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبداللطیف اشرفی اور مولانا تجمل حسین نے انجام دیئے۔کانفرنس سے مہمانان خصوصی مولانا مسعود احمد سومرو، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد اور مولانا عبدالکریم ندیم خانپور ودیگر علماء نے بیانات کئے۔بیانات میں مقررین حضرات نے عقیدہ تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کی اہمیت وضرورت پر زور دیتے ہوئے قانون تحفظ ناموس رسالت پر عوام الناس سے حلف حاصل کیا۔قاری جمیل احمد بندھانی نے کانفرنس میں آنے والے معزز علماء کرام وعوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یکم فروری کو ہونے والی آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت اسلام آباد کے مشترکہ اعلامیہ میں چھ نکاتی ایجنڈے کی قراردادیں پاس

کرائیں اور حکومت سے ان پر عملدرآمد کا مطالبہ کیا۔اس موقع پر مولانا مفتی عبدالغفار جمالی، مولانا اسداللہ میمن، مفتی شفیع محمد سندھی، آغا سید محمد ہارون شاہ، مولانا سعود افضل ہالیجوی، مولانا تاج محمد چنہ، مولانا رحیم بخش چاچڑ، مولانا الٰہی بخش ٹانوری، مفتی محکم دین ودیگر حضرات موجود تھے۔کانفرنس میں مولانا گل محمد، حافظ عبدالغفار، حافظ محمد اویس، مولانا سہیل احمد مدنی، بھائی منیر احمد مہر، محمد مبشر حسین، محمد عزیر، محمد عمیر ودیگر ساتھیوں کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔

## چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے زیر اہتمام ۲۷؍فروری بروز سوموار جامع مسجد حافظ جی بنوں سٹی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کے مہمانان خصوصی صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد زکریا خالد، مولانا محمد قاسم گجر، چچا حاجی عنایت اللہ، مولانا محمد علی کوہاٹ تھے۔کانفرنس کی دونوں نشستوں کی صدارت ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کی۔نقابت کے فرائض مولانا شمس الحق حقانی اور مفتی عبدالغنی اشرفی نے انجام دیئے۔کانفرنس کا آغاز قاری ظاہر اللہ کی تلاوت سے ہوا۔کانفرنس میں مہمانان خصوصی کے علاوہ مولانا امام محمد یوسف نقشبندی، مفتی شہید نواز نے بھی خطاب کیا۔کانفرنس میں قائدین نے بنوں کے علماء ومشائخ کی موجودگی میں ضلعی امارت کی دستار مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کے سر پر رکھی۔آخر میں کانفرنس کی قراردادیں قانونی مشیر عالمی مجلس بنوں سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ نے پیش کیں۔اس کے بعد ۲۲؍حفاظ کرام کی دستار بندی ہوئی۔ کانفرنس کی اختتامی دعا مولانا محمد زکریا خالد ٹیکسلا نے فرمائی۔

## ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸؍فروری بروز ہفتہ جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس بعد نماز مغرب تا رات گئے جاری رہی۔کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم نے کی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد تجمل حسین نے سرانجام دیئے۔کانفرنس قاری محمد رضا کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔مولانا حافظ اشفاق اللہ نے حمد ونعت پیش کی۔کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد نے اپنے مخصوص انداز میں بیانات کئے۔مولانا تجمل حسین نے آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد کی روشنی میں قرارداد پیش کی۔کانفرنس کا اختتام مولانا حزب اللہ کھوسو کی بابرکت دعا سے ہوا۔کانفرنس میں شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کثیر مسلمانوں نے شرکت کی۔

# قنوت نازلہ اور اس کا طریقہ

مولانا محمد وسیم اسلم

## قنوت نازلہ کا معنی

نازلہ کہتے ہیں مصیبت کو اور قنوت کا معنی ہے دعا۔ اس لئے مصائب میں گھر جانے اور حوادثات زمانہ میں پھنس جانے کے وقت عجز و انکساری کے ساتھ اللہ کے حضور التجاء کرنے کو قنوت نازلہ کہتے ہیں۔

## قنوت نازلہ کا طریقہ

احناف کے نزدیک قنوت نازلہ فجر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت کے قومے یعنی رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد اور سجدہ میں جانے سے پہلے امام زور سے قنوت نازلہ پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے جائیں۔ قنوت نازلہ کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَ قِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَ اجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ ثَبِّتْھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ وَ انْصُرْنَا عَلٰی عَدُوِّکَ وَ عَدُوِّھِمْ. اَللّٰھُمَّ انْصُرْ عَسَاکِرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ وَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنَ الْھُنُوْدِ وَ الْیَھُوْدِ وَ النَّصَارٰی. اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَ یُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائِکَ مِنَ الطُّلَّابِ وَ الْعُلَمَاءِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَ فَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَ اَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.

حالات حاضرہ میں پوری دنیا کے مسلمانوں پر مظالم کو مدنظر رکھتے ہوئے خدائے پاک کے حضور تمام مسلمان قنوت نازلہ کا اہتمام کریں اور اپنے اسلامی بھائیوں کے لئے موجودہ آفات سے نجات پانے کی دعائیں مانگیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

36 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ

29 اپریل 2017ء تا 20 مئی 2017ء

مطابق

3 شعبان 1438ھ تا 24 شعبان 1438ھ

نوٹ: کورس میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو مجلس کی طرف سے 5 ہزار روپے کی کتب فری دی جائیں گی

✧ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✧ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✧ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی ✧ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

ایک ہفتہ

# شیخ الہند کے دیس میں

مصنف

مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

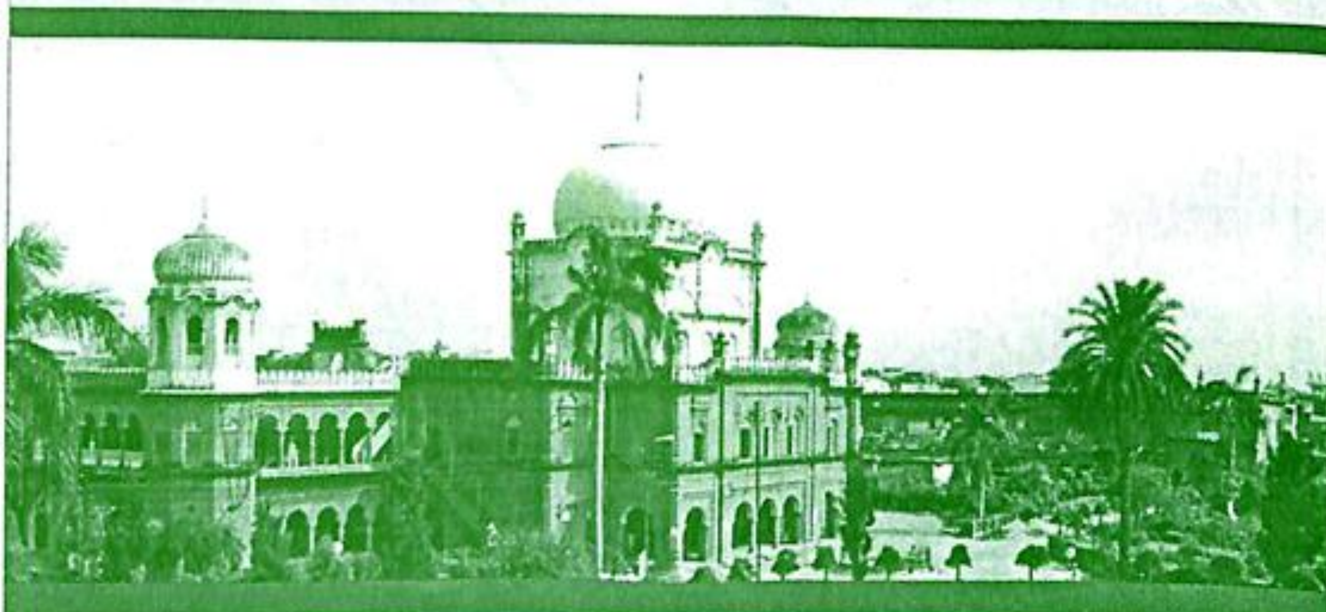

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

7 جمعہ 8 ہفتہ 9 اتوار اپریل

رائل ہومز سٹی اضاخیل، نوشہرہ پشاور

بسلسلہ تاسیس جمعیت

# صد سالہ عالمی اجتماع

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ
امیر جمعیۃ علماء ہند

حضرت مولانا سید محمود مدنی صاحب مدظلہ
سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء ہند

قائد ملت اسلامیہ
حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت امام حرمین شریفین
الشیخ عبدالرحمن السدیس صاحب دامت برکاتہم
سعودی عرب

حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم
جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا

حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب
ترجمان جمعیت
ڈپٹی چیئرمین سینٹ

جس میں دنیا بھر سے جمعیت علمائے اسلام کے رہنما، جمعیت علمائے ہند کے اکابرین، خصوصاً امام حرمین شریفین اور اسلامی ممالک کے سفراء، عالمی تنظیموں کے نمائندگان اور ملک بھر سے لاکھوں کی تعداد میں قائدین و کارکنان شرکت کریں گے۔

منجانب
جمعیت علماء اسلام پاکستان